ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۹/ اگست ۲۰۰۲ء | شمارہ ۳۲
۲۹/ جمادی الاوّل ۱۴۲۳ ہجری قمری ۞ ۹/ ظہور ۱۳۸۱ ہجری شمسی

سورۃ یوسف کا اثر

قبیلہ بنو عبدالدار کا ایک یہودی غلام جبر تھا۔ اس نے حضور اکرم ﷺ کو سورۃ یوسف کی تلاوت کرتے سنا اور اسلام قبول کر لیا۔ جب اس کے مالکوں کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اسے سخت تکالیف دیں مگر وہ اسلام پر قائم رہا اور فتح مکہ کے بعد حضورؐ نے اس کی قیمت دے کر آزاد کروایا۔

(الاصابہ۔ جلد ۱ صفحہ ۳۵۲)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے چھتیسویں جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸/ جولائی ۲۰۰۲ء کا کامیاب انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت خطابات

عالمی بیعت میں دو کروڑ چھ لاکھ چوّن ہزار افراد کی بیعت۔ وزیراعظم برطانیہ، وزیراعظم تنزانیہ، وزیراعظم گیانا، صدر مملکت غانا کے پیغامات، مختلف ممتاز شخصیات کے خطابات اور جماعت احمدیہ کی عظیم الشان خدمات کو خراج تحسین۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اب دنیا کے ۱۷۵ ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ امسال ۵۴۹۸ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور ۹۴۴ مساجد کا اضافہ ہوا۔ ۷۴ ممالک سے ۱۹ ہزار ۴ صد احباب کی جلسہ میں شمولیت

جماعت احمدیہ برطانیہ کا چھتیسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶/ جولائی بروز جمعہ اسلام آباد ٹلفورڈ میں شروع ہوا۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی صفت نور کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔ اس خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ خطبہ جمعہ سے قبل حضور ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت برطانیہ نے UK کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔ جلسہ کا پہلا اجلاس مکرم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی زیر صدارت وقفہ طعام کے بعد منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلا خطاب مکرم عبدالباسط صاحب امیر انڈونیشیا کا تھا۔ آپ ویزانہ ملنے کی وجہ سے جلسہ میں شامل نہ ہو سکے۔ آپ کی لکھی ہوئی تقریر مکرم خیر الدین صاحب باروس مبلغ سلسلہ نے پڑھ کر سنائی جس میں بتایا گیا کہ انڈونیشیا میں اللہ تعالیٰ جماعت کو غیر معمولی خدمات کی توفیق سے نواز رہا ہے۔ اس ملک میں جماعت ۱۹۲۵ء میں قائم ہوئی چونکہ انڈونیشیا ہزاروں جزائر پر مشتمل ہے اس لئے اس کے دور دراز علاقوں میں جماعت کے قیام سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ اس وقت انڈونیشیا میں ۲۲۵ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور ۳۳۰ مساجد ہیں۔ ایک مشنری ٹریننگ کالج ہے اور ۱۹۶ مشنریز خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جماعت کی رفاہی خدمات کا برملا اعتراف کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں جاکارتہ کے "آئی بنک" کے صدر نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ اُن کا یہ ٹرسٹ کب کا بند ہو چکا ہوتا اگر جماعت احمدیہ اس میں پیش پیش نہ ہوتی۔

دوسرا خطاب امیر جماعت احمدیہ گیمبیا جناب بابا ایف تراولے کا تھا۔ آپ نے بتایا کہ گیمبیا میں جماعت ۱۹۶۱ء میں قائم ہوئی۔ اس ملک میں تعلیم کا معیار انتہائی پست تھا۔ ۱۹۷۰ء میں نصرت جہاں سکیم کے تحت جماعت نے سب سے پہلا ہائی سکول قائم کیا تھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ یہاں متعدد پرائمری اور ہائی سکول کھولے۔ ہمارے سکول تعلیمی اور اخلاقی لحاظ سے معیاری تصور کئے جاتے ہیں اور انہیں سکولوں سے تعلیم یافتہ بھاری تعداد ان لوگوں کی ہے جو اب بطور ڈاکٹرز، وکلاء اور حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ سکولوں میں مذہبی معیار تعلیم کے اعتراف کے طور

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے

مہمانوں کی عزت و اکرام اور خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور محبت، خلوص اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے اُن کی بے لوث خدمت کریں۔

ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۹/ جولائی ۲۰۰۲ء

(لندن ۱۹/ جولائی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ یو کے کے حوالہ سے بعض اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۱۰ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد چند احادیث نبویہ پیش کیں جن میں آنحضرت ﷺ نے مہمان نوازی کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں کوئی خیر و برکت نہیں۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔

احادیث نبویہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو، جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو۔ چائے مانگے چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکا کر دو۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جائے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہیں ہونا چاہئے۔ مہمانوں کی

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر ۱

پر وزیر تعلیم نے یوں اظہار کیا کہ آج میں اور میرے ساتھی جو سورہ فاتحہ کا ترجمہ جانتے ہیں یہ صرف جماعتِ احمدیہ کے سکولوں کی برکت ہے۔

ایک عظیم خدمت کی توفیق جو جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے وہ قرآن کریم کا تین مقامی زبانوں میں ترجمہ ہے جن میں سے ایک شائع ہو چکا ہے اور دو طباعت کے لئے تیار ہیں۔ ۱۹۶۸ء میں سب سے پہلے جماعت نے میڈیکل سنٹر قائم کیا۔ اس کی خوبی یہ تھی کہ شہری علاقہ کی بجائے دیہی علاقہ میں جہاں غریب عوام کو کوئی سہولت میسر نہیں تھی جماعت کے بے لوث ڈاکٹروں کے ذریعہ طبی سہولیات مہیا کی گئیں۔ ۱۹۹۴ء تک یہاں دس میڈیکل سنٹر اور ایک دانتوں کا ہسپتال کھولا گیا۔ ہر سال ۱۳۰,۰۰۰ سے زائد مریضوں کا علاج ہمارے ان میڈیکل سنٹرز کے ذریعہ کیا جاتا رہا۔ جماعت اس ملک میں غرباء کی خدمت کے کاموں میں پیش پیش ہے۔ اس سال اخبارات کے علاوہ ریڈیو، ٹی وی وغیرہ پر ۹۷ گھنٹے کا وقت دیا گیا جس میں جماعت کی مختلف خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ جن میں جماعت کے جلسہ سالانہ، نماز عید کے مواقع کی نشریات شامل ہیں۔ پہلے اجلاس کی آخری تقریر مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے سیرت النبی ﷺ خدمت خلق کے پہلو سے" کے موضوع پر اردو میں کی۔ جس میں آپ نے حضرت نبی اکرمؐ کی سیرت طیبہ کے مختلف واقعات بیان فرمائے۔

دوسرے روز صبح کے اجلاس میں مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔ مکرم حافظ فضل ربی صاحب سیکرٹری تعلیم یوکے نے "تعلق باللہ کے ذرائع" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن مجید، احادیثِ نبویہ اور بالخصوص حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر قرآن پر مشتمل ارشادات کے حوالہ سے تعلق باللہ کے مختلف ذرائع بیان فرمائے اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع، قرآن مجید کے احکامات کی پیروی، قیام صلوٰۃ، دعا اور صحبت صالحین ایسے ذرائع ہیں جن سے انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ مکرم منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف لنڈن نے اپنی وکالت کی جامع رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ امسال کونسی اہم تصانیف زیور طبع سے مزین ہو کر منظر عام پر آئی ہیں۔

اس کے بعد مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لنڈن نے "سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا قلمی جہاد" کے عنوان پر بہت جامع خطاب فرمایا۔ آپ نے ہندوستان کے متعدد مشاہیر کے اقتباس پیش کئے جنہوں نے حضورؑ کے قلم کو جادو اور سحر کے الفاظ سے خراج تحسین پیش کیا تھا۔ **(تمام اردو تقاریر کا مکمل متن انشاءاللہ الفضل کے شماروں میں شائع کیا جائے گا۔)**

اس صبح کے اجلاس کی آخری تقریر مکرم احمد جبریل سعید صاحب نے انگریزی زبان میں فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر "غانا میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور خدمات" کے موضوع پر کی جس میں آپ نے بتایا کہ الٰہی تقدیر کے نتیجہ میں ہمارے ملک میں احمدیت کا پودا لگایا گیا۔ ایک صالح مسلمان لیڈر یوسف یاہوم صاحب نے خواب میں دیکھا کہ وہ سفید رنگ کے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہیں۔ اُنہیں بعد میں معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ نے برطانیہ میں اپنا مشن قائم کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں درخواست کی کہ غانا جو اس وقت گولڈ کوسٹ کہلاتا تھا میں بھی مشن ہاؤس کھولا جائے چنانچہ یکم مارچ ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے ذریعہ غانا میں جماعت قائم ہوئی اور خدا تعالیٰ نے تعلیمی اور طبی ہر دو میدانوں میں جماعت کو گرانقدر خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔ اسی سال جماعت نے وہاں سکول قائم کیا۔ پہلا سیکنڈری سکول ۱۹۵۰ء میں کھولا گیا۔ اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۰۰ نرسری سکول، ۱۳۲ پرائمری سکول، ایک ٹیچر ٹریننگ کالج اور ایک مشنری ٹریننگ کالج چلا رہی ہے۔

سابق صدر مملکت غانا جناب J.J.Wallace (جے جے والس) نے جماعت کو ان الفاظ میں عظیم خراج تحسین پیش کیا کہ غانا میں جماعت احمدیہ نے اس کی ترقی اور نوجوانوں کی فلاح و بہبود کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ کوئی معمولی کارنامہ نہیں ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ نے بعد دوپہر جلسہ گاہ مستورات میں مختصر خطاب فرمایا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ نے میاں بیوی کی باہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس ضمن میں حضور نے متعدد احادیث نبویہ پیش فرمائیں مثلاً بہترین مسلمان مرد وہ ہیں جو اعلیٰ اخلاق کے حامل ہیں اور اپنی بیویوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں میں سے بہترین وہ ہیں جو اپنے خاوندوں کی اطاعت کرتی ہیں۔ حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پیش فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے خاوندوں پر عورتوں کے حقوق کی ذمہ داری عائد فرمائی ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اپنے گھروں میں امن اور سکون سے رہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ اپنے گھروں کو دعاؤں سے بھرو۔

دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس میں درج ذیل مقررین نے تقاریر کیں۔ مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن نے اپنی وکالت کی سال بھر کی جامع رپورٹ پیش کی۔ مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے ہندوستان میں احمدیت کی ترقی اور خدمات سے متعلق نہایت ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔

دوسرے روز کے آخری اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں جماعت کی سال بھر کی ترقیات کا اختصار سے ذکر فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اب دنیا کے ۱۷۵ ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ حضور کے اس ہجرت کے زمانہ میں ۸۴ ملکوں کا اضافہ ہوا ہے۔ اس سال میں ۵۴۹۸ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ ۹۴۴ مساجد کا اضافہ ہوا جن میں ۱۴۰ مساجد کی تعمیر کی جماعت کو توفیق ملی۔ اور جب سے حضور نے ہجرت فرمائی ہے جماعت کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳۰۶۵ نئی مساجد عطا فرمائی ہیں۔ دنیا بھر میں جماعت کے ۹۸۵ مشن ہاؤسز قائم ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ عظیم الشان خوشخبری سنائی کہ گزشتہ سال دنیا بھر میں عمومی طور پر نامساعد حالات کے باوجود اس سال دو کروڑ چھ لاکھ چون ہزار افراد نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲۸ر جولائی بروز اتوار جلسہ کے تیسرے اور آخری روز صبح کے اجلاس میں ہمارے انگریز مخلص دوست بلال اٹیکنسن صاحب (Mr. Bilal Atkinson) ریجنل امیر نے جہاد کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ ان کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے جرمنی میں جماعت کی ترقی اور خدمات پر تقریر کی۔ آخر میں محترم رفیق حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے اسلام اور حقوق انسانی کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

تیسرے روز نماز ظہر و عصر سے پہلے عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں دنیا بھر سے آئے ہوئے نمائندگان نے اپنے اپنے ملک کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے دو کروڑ چھ لاکھ چون ہزار افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ اسلامیہ میں داخل ہوئے۔ بیعت کے الفاظ دہرانے کے بعد پنڈال میں موجود ہزاروں مرد و خواتین اور دنیا کے ۱۷۵ ممالک میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ کروڑوں احمدیوں نے بیک وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں خدا تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا۔

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں شام ۵ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختصر خطاب فرمایا۔ حضور نے اپنے خطاب میں رجسٹر روایات صحابہؓ سے چند ایمان افروز روایات پیش فرمائیں۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ نے بتایا کہ امسال جلسہ سالانہ برطانیہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹ ہزار سے زائد افراد نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ سب ان دعاؤں سے حصہ لیں جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والون کے لئے کی ہیں۔ حضور انور نے اپنے خطاب کے بعد دعا کروائی اور فرمایا کہ اب خوب نعرے لگا کر اپنی دلی تمنا پوری کر لیں۔ اس پر جلسہ گاہ فلک بوس نعرہ ہائے تکبیر و تحمید و تحلیل سے گونج اٹھی۔ پھر حضور مردوں کی جلسہ گاہ سے مستورات کی جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ اور چند منٹ وہاں تشریف فرما رہے۔ گھانا کی خواتین نے مخصوص انداز میں الحمدللہ اور لا الہ الا اللہ کے نغمے گائے۔ جس کے بعد حضور نے جلسہ گاہ اسلام آباد کا کار میں دورہ فرمایا۔ حضور نے اپنے ہزاروں غلاموں کو شادکام کیا اور خود بھی انہیں دیکھ کر خوش ہوئے۔

اس طرح تین دن کے جلسہ میں نماز تہجد، باجماعت نمازوں، درس و تدریس اور ایمان افروز خطابات کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا یہ عالمی جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

(جلسہ کی تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ الفضل کے آئندہ شماروں میں شائع کی جائے گی۔)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر ۱

ضروریات کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں، اس لئے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے۔ یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک روایت کے حوالہ سے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود بھی مہمانوں کی تواضع فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جماعت کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ مہمان کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے۔ اگر جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے ضمن میں میزبانوں اور مہمانوں کو چند ضروری نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ بغیر کسی خاص عذر کے کوئی بھی اس جلسہ سے غیر حاضر نہ رہے۔ مہمانوں کی عزت واکرام اور خدمت کو اپنا شعار بنائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مہمانی اگرچہ تین دن کی ہوتی ہے۔ لیکن گھر کے عزیز رشتہ دار اس سے مستثنا ہیں۔ اگر قیام و طعام کی پوری سہولتیں میسر نہ آئیں تو مہمانوں کو چاہئے کہ جو میسر آئے اس پر خوش دلی سے راضی رہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گذاریں۔ اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ فضول اور تلخ گفتگو سے اجتناب کریں۔ نعرے صرف مرکزی انتظام کے تحت لگنے چاہئیں۔ منتظمین جلسہ سے بھرپور تعارف کرتے ہوئے ان کی ہر طرح اطاعت کریں۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ خواتین پردہ کا خاص خیال رکھیں۔ حفاظت کے پہلو کو ہر وقت ذہن میں رکھیں۔ رستوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ بازار بھی جلسہ کے دوران بند رہنے چاہئیں۔ اس جلسہ کو ہرگز عام دنیوی جلسوں یا میلوں کی طرح نہ سمجھیں۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا پیش کی جس میں آپؑ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اس للہی جلسہ میں شامل ہونے والوں کو ہر تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دے اور روز آخرت اپنے اُن بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ آمین۔

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز"

دعوتِ اسلام کا صد سالہ عالمی سفیر

پس منظر، چھ ادوار اور ان کی خصوصیات، مدیران، مصنفین اور زبردست اثرات

(دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت)

(چھٹی و آخری قسط)

چوتھا دور

(دسمبر ۱۹۵۱ء تا نومبر ۱۹۶۵ء)

اگست ۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم کے ساتھ ہی جنوبی ایشیا کا یہ خطہ ایک خونچکاں قیامت سے دوچار ہو گیا اور قادیان کے ۳۱۳ بزرگ درویشوں کے سوا مشرقی پنجاب کی تمام جماعتوں کو قتل و غارت اور آتشزنی کے خوفناک طوفانوں کو چیر کر نوزائیدہ مملکت پاکستان میں پناہ لینا پڑی جس کے قیام کی خاطر انہوں نے اپنے محبوب و مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی قیادت میں تحریک پاکستان کے جہاد میں صف اوّل کے جانثاروں کی حیثیت سے سرگرم حصہ لیا تھا۔

احمدیت کے دائمی مرکز سے ہجرت کے بعد بظاہر تحریک احمدیت کا درخت اپنی جڑوں سے اکھڑتا ہوا دکھائی دینے لگا مگر جماعت احمدیہ کے اولوالعزم اور فقید المثال آسمانی قائد نے رب قدیر کی قدرتوں کا مجسم نشان بن کر اگلے ہی سال ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ربوہ جیسا عالمگیر اسلامی مرکز قائم کر دکھلایا۔ پھر دو سال بعد دسمبر ۱۹۵۱ء میں مجاہد امریکہ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی کی ادارت میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا احیاء عمل میں آیا۔ آپ کی وفات کے بعد چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی اس کے ایڈیٹر مقرر کئے گئے۔ بعد ازاں ۱۰ فروری ۱۹۶۰ء سے ۶ دسمبر ۱۹۶۷ء تک سید میر داؤد احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی، پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کو مینیجنگ ایڈیٹر کے فرائض بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ (وفات ۲۳/۲۴ اپریل ۱۹۷۳ء)۔

جناب مولانا شیخ نصیر الدین احمد صاحب مجاہد افریقہ و استاذ جامعہ احمدیہ کا بیان ہے کہ:

"سید داؤد احمد صاحب مرحوم و مغفور کی تحریر کی پختگی عیاں تھی جس کا اندازہ خاکسار کو پہلی مرتبہ آپ کے اس مختصر مضمون سے ہوا جو حضرت اماں جان کی وفات پر ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوا۔ میرے بہنوئی صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم مبلغ ان دنوں رسالہ کے ایڈیٹر تھے ...... مذکورہ بالا مضمون کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے میر صاحب کی انگریزی کی پختگی کی بہت تعریف کی اور فرمایا ...... میر صاحب نے قابل ذکر امور کو نہایت مناسب اور برمحل الفاظ میں ایسے لکھ دیا ہے کہ گویا موتی پرو دیئے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ جرنلزم کا نمونہ ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا جامع ومانع اور مَاقَلَّ وَدَلَّ کے الفاظ میر صاحب کے اس مضمون پر عین چسپاں ہوتے ہیں"۔

(الفضل ۲۹/مئی ۱۹۷۳ء۔ "سیرت داؤد" صفحہ ۲۲ ناشر الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ بربوہ۔ طبع اول مارچ ۱۹۷۳ء)

جولائی ۱۹۶۲ء سے میر صاحب مرحوم کے ساتھ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے نے بھی فریضہ ادارت انجام دیا اور یہ قلمی خدمات خلافت ثالثہ کے عہد تک پوری آب و تاب کے ساتھ جاری رہیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی مقدس زندگی کے اس آخری یادگار عہد میں بھی رسالہ نے آنحضرتؐ، مسیح موعودؑ اور خلیفۂ وقت کے فرمودات کی اشاعت کی گزشتہ سنہری روایات کو پوری شان سے جاری رکھا۔ اسی طرح حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔ بی۔ ٹی کے قلم سے بیرونی احمدی مشنوں کے کوائف بھی باقاعدگی سے شامل اشاعت ہوتے رہے۔

مندرجہ ذیل فاضلانہ مقالے اس دور کے روح رواں تھے:

☆...... اسلام اور آزادی (قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے کینٹب، صدر شعبہ فلاسفی کراچی یونیورسٹی)

☆...... کشمیر میں بنی اسرائیل (خواجہ غلام نبی صاحب انور گلکار، اولین صدر آزاد کشمیر حکومت)

☆...... حضرت سلمان اور مسیح موعود (چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی سابق مجاہد امریکہ)

☆...... اسیروں کا رستگار (مسٹر بشیر احمد آرچرڈ، پہلے انگریز واقف زندگی اور مبلغ)

☆...... اہل مغرب کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی (حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ)

☆...... آنحضرتؐ کارلائل کی نظر میں (خواجہ ظہور الدین بٹ صاحب)

☆...... تعبیر الرؤیا (چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی)

☆...... عربی کا اصل مقام (میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی بی۔اے)

☆...... عربی سب زبانوں کی ماں (حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر)

☆...... شفا بذریعہ دعا اور مسیحی معاشرہ (ڈاکٹر میجر محمد شاہنواز خان، افریقہ کے پہلے میڈیکل مشنری)

☆...... مثالی انسان (پیر صلاح الدین صاحب بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

☆...... مسیح کی پیشگوئی پرنئی روشنی (شیخ عبدالقادر صاحب محقق عیسائیت)

☆...... بدھ اور اس کی اصل تعلیم (ایم مسعود احمد صاحب)

☆...... اسلامی ریاست میں غیر مسلم اقلیتیں (حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب، مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

☆...... قرآن مجید کا افتتاحی دروازہ، سورۃ فاتحہ۔ (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

☆...... حضرت مسیح کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی (حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری)

☆...... نبوت کی اہمیت و وقعت (حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

☆...... اسلام کے خدام (مولوی نسیم سیفی صاحب)

☆☆☆

پانچواں دور

(نومبر ۱۹۶۵ء تا جون ۱۹۸۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ (ولادت ۱۶/ نومبر ۱۹۰۹ء۔ وفات ۸/۹ جون ۱۹۸۲ء) کے مبارک عہد خلافت میں بھی ریویو کا قافلہ علم و عرفان برق رفتاری سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہا۔ حسب دستور خلیفۂ وقت کے فرمودات، خطبات اور پیغامات کے علاوہ بہت سے اہم مضامین اس دور میں سپرد اشاعت ہوئے مثلاً:۔

☆...... آنحضرتؐ کا خطبہ حجۃ الوداع (پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس۔ سی)

☆...... سود۔ (ملک سیف الرحمٰن صاحب)

☆...... حضرت ابوبکرؓ (صوفی عبدالغفور نفیس الرحمٰن صاحب)

☆...... مسلمانوں کے مسائل اور ان کا حل (میجر عبدالحمید صاحب مجاہد جاپان وامریکہ)

☆...... مریم: بائبل اور قرآن میں (محمد اکرم صاحب غوری لندن)

☆...... اصحاب احمد (حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔ بی۔ ٹی)

☆...... مسیح کا اصل نام (مولوی بشارت احمد بشیر صاحب

☆...... اسلام (مولوی نور الدین صاحب منیر)

☆...... صفات باری تعالیٰ (مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ، ناظر اصلاح وارشاد)

☆...... گمشدہ اسرائیلی قبائل (صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب)

☆...... حضرت مسیح کی زندگی، بعد واقعہ صلیب (شیخ عبدالقادر صاحب محقق عیسائیت)

☆...... یسوع: نبی یا خدا (حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب)

☆...... لندن کانفرنس: صلیبی موت سے نجات کے اثرات (بشیر احمد خان صاحب رفیق)

☆...... عرب اور مسلم ممالک میں سائنس کا ارتقاء (ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ)

چھٹا دور

(جون ۱۹۸۲ء تا ۲۰۰۲ء)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مبارک ہاتھوں سے جاری رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" اپنی مظفر و منصور ۸۰ سالہ زندگی کا سفر ہمارے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (ولادت ۱۸/ دسمبر ۱۹۲۸ء) کے تاریخ ساز اور عہد آفریں عہد خلافت میں داخل ہوتا ہے۔

یہ ایسا انقلاب انگیز دور ہے کہ اس کی ابتداء ہی میں اس رسالہ کی تاثیرات کا غیر معمولی ظہور شروع ہو گیا۔

نظم و نسق اور ارکان ادارہ

۱۹۸۳ء کی ابتداء میں محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق اور مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب نے ایڈیٹر کے فرائض ادا کئے۔ ازاں بعد رسالہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی براہ راست ذاتی دلچسپی اور زبردست رہنمائی کی برکتیں پہلے سے بڑھ کر عطا ہونی شروع ہو گئیں اور حضور کی ہدایت پر اس کے معیار، افادیت، اور اثر انگیزی میں اضافہ کے لئے اس کا نظم و نسق ایڈیٹوریل بورڈ کے سپرد ہوا۔ جنوری ۱۹۸۹ء میں بورڈ کے حسب ذیل ممبران تھے:

محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق (چیئرمین)، بشیر احمد صاحب آرچرڈ (ایڈیٹر) مولوی مبارک احمد صاحب ساقی، اے۔ ایم۔ راشد، امۃ المجید چوہدری صاحبہ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

کچھ عرصہ بعد جنوری ۱۹۹۵ء میں بورڈ کی از سر نو تشکیل ہوئی اور جناب رفیق احمد صاحب حیات چیئرمین اور مینجمنٹ بورڈ کے چیئرمین جناب نصیر احمد صاحب قمر (ایڈیشنل وکیل الاشاعت اور مدیر الفضل انٹرنیشنل لندن) مقرر ہوئے۔

اب ۲۰۰۲ء کے آغاز سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے سید منصور احمد شاہ صاحب رسالہ کے نئے مدیر اعلیٰ اور مینجر مقرر ہوئے ہیں۔

آخر میں اس دور جدید (جون ۱۹۸۲ء تا ۲۰۰۲ء) کی چار بے مثال خصوصیات کا تذکرہ کرنا از بس ضروری ہے۔

پہلی خصوصیت

اکیسویں صدی احمدیت کی عالمی فتوحات اور عروج و ارتقاء کی صدی ہے اور یہ خدائی تصرف کا کرشمہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا یہ مجلّہ دور جدید کے اہم علمی و دینی و اخلاقی تقاضوں سے ہم آہنگ ہے اور عہد نو کے علمی انکشافات و تحقیقات کی روشنی میں حقائق اسلامی کی کامیاب ترجمانی کر رہا ہے اور دنیا

بھر میں ایک مخصوص اسلوب و انداز اور طرز تحقیق کا علمبردار ہے جن کے ثبوت میں اس دور میں شامل اشاعت ہونے والے معرکہ آراء مضامین پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالنا کافی ہوگا:

☆...... حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ سابق صدر عالمی اسمبلی و عدالت انصاف: "The Promised Messiah in praise of the Holy Prophet".

☆...... شیخ عبدالقادر صاحب محقق عیسائیت: "Professor Per Beskow Answered".

☆...... مولوی نورالدین منیر صاحب نائب وکیل التبشیر: "Universality of Islam".

☆...... حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ: "The Origin of Language".

☆...... چوہدری محمد علی صاحب "Hazrat Mirza Nasir Ahmad".

☆...... ڈاکٹر عبدالسلام صاحب: "Scientific Creativity in Arab and Islamic Countries".

☆...... ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر سابق مجاہد امریکہ: "Islam & Challange of Extremism".

☆...... حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب: "A page from the History of Ahmadiyyat".

☆...... ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ: "Scientific Creativity in Arab and Islamic Countries".

☆...... حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر: "Australian Aborigines and their Language".

☆...... جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق: "The Golden Deeds of Khilafate Salisa".

☆...... بشیر احمد آرچرڈ صاحب واقف زندگی مربی سلسلہ انگلستان: "Points Of View".

☆...... بشیر احمد آرچرڈ صاحب واقف زندگی مربی سلسلہ انگلستان: "Giude Posts".

☆...... مولوی عبدالوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج غانا مشن: "Ahmadiyyat in Ghana".

☆...... ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب: "Regulations Gqverning the Life of a Muslim".

☆...... ڈاکٹر قاضی ایم برکت اللہ صاحب: "Holy Prophet of Islam as a Father".

☆...... احمد اولائی ولاجیگاڈے صاحب (Oliyiwsla Jegede) "Way of Spiritual Progress"

☆...... عبداللہ ناصر بوانگ صاحب: "Jesus Exonerated".

☆...... شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد سوئٹزرلینڈ: "100 Years of Ahmadiyyat in the service of Mankind".

☆...... گیانی عباداللہ صاحب سکالر سکھ لٹریچر: "Guru Nanak and Sikh Religion"

☆...... بشیر احمد خان صاحب رفیق۔ سابق امام مسجد فضل لندن: "Reason in Religion".

☆...... جناب مظفر کلارک صاحب: "Prophet for All Mankind".

☆...... مولانا محمد عمر صاحب، مدراس: "Sri Krishna-Prophet of God".

☆...... طاہر احمد خان صاحب: "Jihad of the Pen".

☆...... شکیل احمد منیر صاحب: "The day of the Stoning was cast aside".

☆...... ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب: "Origin of Modern Christianity".

☆...... مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل: "Muhammad in the Vedas".

☆...... میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ: "Miraclous Knowledge of Arabic".

☆...... خالد سیف اللہ صاحب: "The Meaning of Life".

☆...... پروفیسر صالح محمد الہ دین صاحب حیدرآباد دکن: "Eclips and The Promised Messiah".

☆...... مشتاق احمد باجوہ صاحب سابق مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ مشن: "The Mormons".

☆...... پروفیسر مسز شمیم اے اعظم صاحبہ: "Role and Status of Women in Islam".

☆...... ڈاکٹر میجر شاہنواز خان صاحب: "The Hygiene of Sleep".

☆...... ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب: "Words of God and Religion".

☆...... میجر داؤد ایچ بیگ صاحب (ریٹائرڈ): "The Promised Messiah has Come"

☆...... شیخ محمد شہاب احمد صاحب: "Concept of God in slam".

☆...... محمد یوسف خان صاحب: "Confucius and Confucianism".

☆...... سہیل ذکی الدین حسین صاحب: "The Discovery of Homeopathy".

☆...... عمران احمد چوہدری صاحب: "A Muslim's thought of Fanaticism and Terrorism".

☆...... الحاج مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب: "Life of the Promised Messiah".

☆...... شیراز احمد صاحب: "Introduction of the Concept of God in Islam".

☆...... مولانا شیخ مبارک احمد صاحب: "Plots Against Hadhrat Uthman".

☆...... شاہ نواز رشید صاحب: "Reflections on the Holy Quran".

☆...... میر عبداللطیف صاحب: "Targums - The Aramic Translation of The Bible".

☆...... مولانا نسیم سیفی صاحب: "Introduction of the Books of The Promised Messiah".

☆...... رشید احمد صاحب چوہدری: "A Marriage which became History".

☆...... زکریا ورک صاحب: "Islamic Contribution to Europian Awakening".

☆...... ڈاکٹر منور احمد، محمد یوسف خان صاحب: "The Bab, Baha'ullah and the Bahai Faith".

☆...... حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ: "Hadhrat Imam Shaafai".

☆...... وقار احمد احمدی صاحب: "Similarities between The Muslim and Jewish Messiah".

☆...... حسین ایم ساجد صاحب: "Background of Easter and Its Traditions".

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے انقلاب انگیز مضامین

بلاشبہ مندرجہ بالا مضامین نہایت درجہ معیاری اور معلومات افروز اور بلند پایہ تھے مگر اس واضح حقیقت کا اعتراف کھلے بندوں کیا جانا ضروری ہے کہ موجودہ دور مجلہ نے خدا کے فضل و رحم سے شمع ہدایت بلکہ دنیا کے ارفع ترین روشنی کے مینار کی جو قابل فخر حیثیت حاصل کرلی ہے وہ تمام تر ہمارے محبوب مقدس امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انقلاب آفرین اور بصیرت افروز اور نہایت پُر از حقائق و معارف تحریرات کی رہین منت ہے جو حضور کے قلم مبارک سے روح القدس کی آسمانی تائیدات سے نکل رہی ہیں اور جنہوں نے عصر حاضر کی فکری اور سائنسی دنیا میں تغیر عظیم برپا کر ڈالا ہے۔

دوسری خصوصیت

اس دور میں ہی رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کی بیش قیمت اور انمول مضامین کی فلم ایک امریکن کمپنی نے تیار کی اور آئندہ نسل کے استفادہ کے لئے یہ خزانہ قیامت تک محفوظ ہو گیا۔ ریویو آف ریلیجنز جنوری ۱۹۸۳ء میں دنیائے احمدیت تک پہلی بار درج ذیل الفاظ میں یہ خوشخبری پہنچی:

Review of Religions is also available on Micro-film from University Micro-Films an Xerox Company ann Arbor,Michigan 48106 U.S.A.

تیسری خصوصیت

یہ حیرت انگیز بات ہے کہ ۱۸۹۰ء کے آخر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر مسیح محمدی ہونے کا الہاماً انکشاف کیا گیا جس کے بارہ سال بعد رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" جاری ہوا۔

اسی طرح خلافت رابعہ کے قیام کے ٹھیک بارہ سال بعد جنوری ۱۹۹۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیرینہ مبارک خواہش کی تکمیل میں رسالہ ریویو دس ہزار کی تعداد میں چھپنا شروع ہوا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف ہفت روزہ "الفضل انٹرنیشنل" لندن سے منظر عام پر آیا بلکہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے پروگراموں کا باقاعدہ آغاز ہوا جبکہ یورپ میں ساڑھے تین گھنٹہ اور ایشیا، افریقہ اور آسٹریلیا میں روزانہ بارہ گھنٹے کی نشریات شروع ہو گئیں جس سے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہر احمدی کے دل و دماغ میں خوشی اور انبساط کی برقی لہر دوڑ گئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جشن مسرت کے اس ماحول میں ۷ر جنوری ۱۹۹۴ء کے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ "ایسے صاحب علم افراد جو اپنی زندگی کے دائرہ میں خاص مقام رکھتے ہوں اور جن کی آواز دوسروں تک پہنچ سکتی ہو ایسے شریف النفس لوگوں کے پتے اکٹھے کرکے جلدی بھجوائیں تا ان کو ریویو بھجوایا جاسکے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک دو سال کے اندر اندر اس ذی علم طبقہ کی ہزارہا بیعتیں صرف ریویو کے ذریعہ آنا شروع ہو جائیں گی"۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۴؍جنوری ۱۹۹۴ء)

چوتھی خصوصیت

خلافت رابعہ کا مقدس عہد ۱۹۸۲ء کے تاریخی سال سے ہوا جبکہ ٹھیک ایک صدی قبل حضرت مسیح موعودؑ کو بذریعہ الہام ماموریت کے منصب پر سرفراز فرمایا گیا۔ ماموریت کی اس صد سالہ تقریب کے بعد اس مبارک دور میں اب تک قیام جماعت احمدیہ، نشان چاند و سورج گرہن اور اسلامی اصول کی فلاسفی کی صد سالہ جوبلی کی عالمی خوشیاں منائی جاچکی ہیں۔ اور اب خدا کے فضل و کرم سے رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کے اجراء پر سو سال مکمل ہونے پر خصوصی تقریب کا اہتمام ہورہا

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا نور ذاتی ہے۔ باقی ہر چیز کا نور اللہ تعالیٰ کے نور سے لیا گیا ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور کا سب سے بڑا نقش ہیں۔ ان جیسا انسان دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوا۔

حق کے ساتھ ایک نور ہوتا ہے۔ انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۵/جولائی ۲۰۰۲ء بمطابق ۵/وفا ۱۳۸۱ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إلة إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿اَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ . اَلْمِصْبَاحُ فِى زُجَاجَةٍ. اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّاشَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ. نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ .يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ. وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ . وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴾(سورة النور:٣٦)

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشے کے شمع دان میں ہو۔ وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ وہ (چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جو نہ مشرقی ہو اور نہ مغربی۔ اس (درخت) کا تیل ایسا ہے کہ قریب ہے کہ وہ از خود بھڑک کر روشن ہو جائے خواہ اسے آگ کا شعلہ نہ بھی چھوا ہو۔ یہ نورٌ علیٰ نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپؐ نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: (وہ تو) نُور ہے، مَیں اُسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ (مسلم، کتاب الایمان)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ :قُلْتُ لِاَبِىْ ذَرٍّ :لَوْرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَسَأَلْتُهٗ ،فَقَالَ: عَنْ اَىِّ شَىْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهٗ؟ قَالَ كُنْتُ اَسْأَلُهٗ :هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟قَالَ اَبُوْذَرٍّ قَدْ سَأَلْتُهٗ ، فَقَالَ رَأَيْتُ نُوْرًا۔ (مسلم كتاب الايمان .باب فى قوله عليه السلام نور. انى اراه وفى قوله رايت نورا)

عَبْدُاللّٰه بِن شَقِيْق کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہا اگر مَیں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہوتا تو مَیں آپ سے یہ سوال پوچھتا، حضرت ابوذر نے کہا آپ ان سے کیا سوال کرتے۔ عَبْدُاللّٰه بِن شَقِيْق کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ مَیں حضور سے پوچھتا کہ کیا حضور نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے؟ اس پر حضرت ابوذرؓ نے کہا کہ مَیں نے یہ سوال حضور سے پوچھا تھا تو حضور نے جواب دیا: ”مَیں نے تو نُور دیکھا ہے“۔

عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابن عباسؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ محمدؐ نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے۔ مَیں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ فرماتا نہیں کہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ کہ نظریں اس کو نہیں پا سکتیں، البتہ وہ نظروں کو پالیتا ہے۔ انہوں نے کہا: تمہارا بھلا ہو۔ یہ رؤیت اس وقت ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نُور کے ذریعہ تجلّی فرمائی تھی۔ نیز کہا کہ آنحضرت ﷺ کو یہ تجلّی دو دفعہ دکھائی گئی۔ (ترمذی. تفسیرالقرآن)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مَیں نے (اپنی خالہ امّ المومنین) میمونہؓ کے ہاں رات بسر کی۔ آنحضرت ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ فارغ ہو کر پھر آپؐ نے چہرہ مبارک اور ہاتھ دھوئے۔ پھر آپؐ سو گئے۔ (کچھ دیر کے بعد) پھر بیدار ہوئے اور مشکیزہ کے پاس تشریف لا کر اس کا منہ کھولا اور وضو فرمایا۔ جس میں نہ آپ نے بہت زیادہ دیر لگائی نہ ہی بہت جلد جلد کیا............ مَیں نے بھی اُٹھ کر وضو کیا۔ حضورؐ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو مَیں بھی آپؐ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے مجھے کان سے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کر لیا اور تیرہ رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپؐ لیٹ گئے یہاں تک کہ آپؐ کے سانس لینے کی آواز آنے لگی۔ آپؐ جب سوتے تو عموماً آپؐ کے سانس لینے کی آواز آیا کرتی تھی۔ پھر بلالؓ نے نماز کے لئے آپؐ کو آواز دی۔ اس پر آپؐ نے نماز پڑھی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔ آپؐ اپنی دعا میں یہ پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور رکھ دے اور میری آنکھوں میں بھی نُور رکھ دے اور میرے کانوں میں بھی نور رکھ دے اور میرے دائیں طرف بھی اور میرے بائیں طرف بھی نور رکھ دے۔ میرے اوپر بھی نُور رکھ دے اور میرے نیچے بھی نور رکھ دے۔ میرے آگے بھی اور پیچھے بھی نور رکھ دے۔ اور میرے لئے نور ہی نور پیدا فرما دے۔ (بخاری، کتاب الدعوات)

حضرت ابوسعید خُدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نُور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے سورۃ الحجر کی آیت نمبر ۷۶ ﴿اِنَّ فِى ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ﴾ پڑھی یعنی اس میں کھوج لگانے والوں کے لئے نشانات ہیں۔

(ترمذی. كتاب التفسير)

علامہ فخرالدین رازیؒ سورۃ النور کی آیت ﴿اَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ......﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ ﴿اَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے مراد اللہ آسمانوں اور زمین کے نور والا ہے اور نور کا مطلب ہے ہدایت۔ اور ہدایت اَهْلُ السَّمٰوٰت کو ہی ملتی ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ آسمان والوں اور زمین کا ہادی ہے۔ اور یہ ابن عباس اور اکثر صحابہ کا قول ہے۔

اور اس سے ایک مراد یہ ہے کہ اللہ اپنی حکمت بالغہ اور روشن حجت کے ذریعہ آسمانوں اور زمین کے امور کو چلانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو اس صفت یعنی ﴿نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے بالکل اسی طرح متصف قرار دیا ہے جس طرح کسی ملک کے عالم سردار کو کہتے ہیں کہ وہ ملک کا نور ہے۔ پس اگر وہ تعلیمیافتہ سردار عوام کے معاملات کو احسن طریق سے چلا رہا ہو تو وہ ان کے لئے نور یعنی روشنی کی طرح ہوتا ہے جو صحیح رستوں کی طرف لے جاتا ہے۔ جیسا کہ جریر کہتا ہے ”وَاَنْتَ لَنَا نُوْرٌ وَغَيْثٌ عِصْمَةٌ “ یعنی تو ہی ہمارا نور، ہمارے لئے بارش اور ہماری سپر ہے۔

اس سے ایک مراد یہ ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کو احسن ترین ترتیب کے ساتھ منظّم رکھنے والا ہے۔ اور بعض دفعہ نور سے مراد نظام بھی لیا جاتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ مَیں اس معاملہ کے لئے کوئی نور یعنی کوئی نظام نہیں پاتا۔

اور اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اللہ آسمانوں اور زمین کو روشن کرنے والا ہے اور وہ تین طرح سے آسمانوں اور زمین کو روشن کرتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ آسمانوں کو فرشتوں کے ذریعہ روشن کرتا ہے اور زمین کو انبیاء کے ذریعہ روشن کرتا ہے۔ دوسرے یہ کہ آسمانوں اور زمین کو سورج اور چاند اور ستاروں کے ذریعہ روشن کرتا ہے اور تیسرے یہ کہ اُس نے آسمان کو سورج اور چاند اور ستاروں سے روشن کیا ہے اور زمین کو انبیاء اور علماء سے روشن کیا۔

امام رازیؒ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ صحیح قول پہلا ہے کہ نور سے مراد ہدایت ہے کیونکہ آیت کے آخر میں فرمایا ﴿يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾ یہ فقرہ بتاتا ہے کہ یہاں نور سے مراد علم و عمل کی طرف ہدایت و رہنمائی ہے۔ (تفسیر کبیر رازیؒ)

علامہ ابن حیّانؒ سورۃ النور کی آیت ﴿اَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ کی تفسیر کے تحت تحریر

کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ ﴿اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے مراد آسمان والوں کی راہنمائی کرنے والا ہے۔

مجاہدؔ کہتے ہیں کہ اس سے مراد آسمانی امور کی تدبیر کرنے والے کے ہیں۔ حسنؔ بصری کہتے ہیں کہ اس سے مراد آسمان کو منور کرنے والے کے ہیں۔ اُبیؔ بن کعب کہتے ہیں کہ آسمانوں کا نور اللہ سے ہے یا یہ کہا ہے کہ اسی سے آسمانوں کا نور یعنی ان کی روشنی ہے۔

ابوالعالیہؔ کہتے ہیں کہ ﴿اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے مراد آسمانوں کو سورج، چاند اور ستاروں سے مزین کرنے والے اور زمین کو انبیاء اور علماء کے ذریعہ مزیّن کرنے والے کے ہیں۔

(تفسیر بحر المحیط)

علامہ آلوسیؔ نے سورۃ النور کی آیت ﴿اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے طویل بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نور ذاتی ہے باقی ہر چیز کا نور اللہ تعالیٰ کے نور سے لیا گیا ہے۔ (تلخیص از روح المعانی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"جب انسان اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرتا ہے تو چونکہ وہ ﴿نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض﴾ ہے اس لئے یہ ظلمت سے نکلنے لگتا ہے اور اس میں امتیازی طاقت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ ظلمت کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک جہالت کی ظلمت ہے۔ پھر رسومات، عادات، عدمِ استقلال کی ظلمت ہوتی ہے۔ جس جس قدر ظلمت میں پڑتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے اور جس قدر قُرب حاصل ہوتا ہے اسی قدر امتیازی قوت پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر کسی صحبت میں رہ کر ظلمت بڑھتی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ قُربِ الٰہی کا موجب نہیں بلکہ بُعد حرمان کا باعث ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے تو جس قدر انسان قریب ہوگا اسی قدر اس کو ظلمت سے رہائی اور نُور سے حصہ ملتا جاوے گا۔ اسی لئے ضروری ہے کہ ہر فعل اور قول میں اپنا محاسبہ کرو۔ نیچے اور اوپر کے دو لفظ ہیں جو سائنس والوں کی اصطلاح میں بھی بولے جاتے ہیں اور مذہب کی اصطلاح میں بھی ہیں۔ مَیں نے نیچے اور اوپر جانے والی چیزوں پر غور کی ہے۔ ڈول جوں جوں نیچے جاتا ہے اس کی قوت میں تیزی ہوتی جاتی ہے اور اسی طرح پتنگ جب اوپر جاتا ہے۔ پہلے اس کا اُوپر چڑھانا مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن آخر وہ بڑے زور سے اوپر کو چڑھتا ہے۔ یہی اصل ترقی اور تنزل کی جان ہے۔ یا صعود اور نزول کے اندر ہے۔ انسان جب بدی کی طرف جھکتا ہے تو اس کی رفتار بہت سست اور دھیمی ہوتی ہے لیکن پھر اس میں اس قدر ترقی کرتا ہے کہ خاتمہ جہنم میں ہوتا ہے۔ یہ نزول ہے۔ اور جب نیکیوں میں ترقی کرنے لگتا اور قربِ الی اللہ کی راہ پر چلتا ہے ابتداءً مشکلات ہوتی ہیں اور ظالم لنفسہٖ ہونا پڑتا ہے۔ مگر آخر جب وہ اس میدان میں چل نکلتا ہے تو اس کی قوتوں میں ضرور ترقی ہوتی ہے اور وہ اِس قدر صعود کرتا ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اِس اصل پر غور کرتے ہیں اور اپنا محاسبہ کرتے ہیں کہ ہم ترقی کی طرف جا رہے ہیں یا تنزل کی طرف وہ ضرور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔" (الحکم۔ ۳۱/جنوری ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۶۔۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ظلمت میں جو چیز پڑی ہوتی ہے۔ اس کی خوبی یا نقص کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اندھیرے میں کیسے ہی گل و گلزار ہوں۔ کیسے ہی لطیف ریشم کے کپڑے ہوں۔ مگر جب تک روشنی نہ آوے، کچھ تمیز نہیں ہو سکتی۔

﴿اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جہان میں جو کچھ عجائبات دیکھتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کا نور ہے۔ یعنی حضرت حق سبحانہٗ کے نُور کا ظہور ہے۔

اللہ تعالیٰ کا نُور جن پر پڑتا ہے، ان میں بعض کو آفتاب بعض کو چاند بنا دیا۔ ﴿مَثَلُ نُوْرِہٖ﴾ اللہ تعالیٰ کے انور میں سے ایک نُور کی مثال یہ ہے۔ ﴿کَمِشْکٰوۃٍ﴾ ایک طاق ہو۔ اس میں چراغ رکھ دیں۔ ﴿اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ﴾ اس کے اوپر ایک چمنی رکھ دیں۔ چمنی کے رکھنے سے کاربن جلنے کے سبب دھواں جاتا رہتا ہے۔ ﴿اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ﴾ پھر اس چمنی کے اوپر ایک اَور گلوب رکھ دیا۔ اس گلوب کے رکھنے سے اس کے خراب اجزاء جل کر بھڑک اٹھتے ہیں۔ پھر وہ چراغ ستارے کی طرح ہو جاتا ہے۔ دُرّیٌّ جو ظلمت کو دُور کرے، دھواں نہ رہے۔ ﴿یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ﴾ اس چراغ میں کوئی تیل ہو۔ پر وہ تیل برکت والا ہو۔ جو نہ شرق میں ملے، نہ غرب میں۔ دنیا کا نہ ہو۔ یعنی فضلِ الٰہی کا تیل اس میں ڈالیں۔ ﴿وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ﴾ پھر اس تیل میں آگ لگانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ تو الٰہی فضل ہے۔ وہ کوکب درّی بنے گا الٰہی فضل سے۔ ﴿نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ﴾ نُور تو وہ پہلے ہی ہے۔ پھر طاق۔ چمنی۔ گلوب سے نور علی نور ہو گیا۔ ﴿یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ﴾ اس نور پر یہ راہیں کیا نظر آتی ہیں۔ ہدایت کی نظر آئے گی۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۷/جولائی ۱۹۱۰ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"﴿اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ یعنی خدا آسمان اور زمین کا نُور ہے۔ اسی سے طبقہ سفلی اور علوی میں حیات اور بقاء کی روشنی ہے۔" (پرانی تحریریں۔ صفحہ ۱۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا آسمان و زمین کا نُور ہے یعنی ہر ایک نُور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ اَرواح میں ہے خواہ اَجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے، خواہ خارجی، اُسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت ربّ العالمین کا فیضِ عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اُس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا عِلّت العِلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اُسی کی ہستیٔ حقیقی تمام عالَم کی قیوم اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہی وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانۂ عدم سے باہر نکالا اور خلعتِ وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حدّ ذاتہٖ واجب اور قدیم ہو یا اُس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور رُوح اور جسم سب اُسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔ یہ تو عام فیضان ہے جس کا بیان آیت ﴿اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ میں ظاہر فرمایا گیا۔ یہی فیضان ہے جس نے دائرہ کی طرح ہر یک چیز پر احاطہ کر رکھا ہے جس کے فائز ہونے کے لئے کوئی قابلیت شرط نہیں۔ لیکن بمقابلہ اس کے ایک خاص فیضان بھی ہے جو مشروط بشرائط ہے اور اُنہیں افرادِ خاصہ پر فائز ہوتا ہے جن میں اُس کے قبول کرنے کی قابلیّت و استعداد موجود ہے یعنی نفوسِ کاملہ انبیاء علیہم السلام پر جن میں سے افضل و اعلیٰ، ذاتِ جامع البرکات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے دوسروں پر ہرگز نہیں ہوتا۔ اور چونکہ وہ فیضان ایک نہایت باریک صداقت ہے اور دقائق حکمیہ میں سے ایک دقیق مسئلہ ہے اس لئے خداوند تعالیٰ نے اوّل فیضانِ عام کو (جو بدیہی الظہور ہے)"۔ جو صاف صاف ظاہر ہے۔ "بیان کر کے پھر اُس فیضانِ خاص کو بغرضِ اظہار کیفیّت نُور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ ایک مثال میں بیان فرمایا ہے کہ جو اِس آیت سے شروع ہوتی ہے: مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ...... الخ۔ اور بطور مثال اِس لئے بیان کیا کہ تا اِس دقیقہ نازک کے سمجھنے میں اِبہام اور دِقّت باقی نہ رہے کیونکہ معانی معقولہ کو صورِ محسوسہ میں بیان کرنے سے ہر ایک غبی و بلید بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔......

اس نور کی مثال (فردِ کامل میں جو پیغمبر ہے) یہ ہے جیسے ایک طاق (یعنی سینۂ مشروح حضرت پیغمبر خدا ﷺ) اور طاق میں ایک چراغ (یعنی وحی اللہ) اور چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں جو نہایت مصفّٰی ہے (یعنی نہایت پاک اور مقدس دِل میں جو آنحضرت ﷺ کا دل ہے جو کہ اپنی اصل فطرت میں شیشۂ سفید اور صافی کی طرح ہر یک طور کی کثافت اور کدورت سے منزّہ اور مطہر ہے اور تعلقاتِ ماسوی اللہ سے بکلّی پاک ہے) اور شیشہ ایسا صاف کہ گویا اُن ستاروں میں سے ایک عظیم النّور ستارہ ہے جو کہ آسمان پر بڑی آب و تاب کے ساتھ چمکتے ہوئے نکلتے ہیں جن کو کوکبِ دُرّی کہتے ہیں (یعنی حضرت خاتم الانبیاء کا دل ایسا صاف کہ کوکبِ دُرّی کی طرح نہایت منوّر اور درخشندہ، جس کی اندرونی روشنی اُس کے بیرونی قالب پر پانی کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہے) وہ چراغ زیتون کے شجرۂ مبارکہ سے (یعنی زیتون کے روغن سے) روشن کیا گیا ہے۔

(شجرۂ مبارکہ زیتون سے مراد وجودِ مبارک محمدیؐ ہے کہ جو بوجہ نہایت جامعیّت و کمال انواع و اقسام کی برکتوں کا مجموعہ ہے جس کا فیض کسی جہت و مکان و زمان سے مخصوص نہیں بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام علیٰ سبیل الدّوام ہے اور ہمیشہ جاری ہے، کبھی منقطع نہیں ہوگا) اور شجرۂ مبارکہ نہ شرقی ہے نہ غربی، یعنی طینتِ پاک محمدی میں نہ افراط ہے نہ تفریط بلکہ نہایت توسط و اِعتدال پر واقع ہے اور

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

احسنِ تقویم پر مخلوق ہے۔

......اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کہ چراغِ وحیِ فرقان اِس شجرۂ مبارک سے روشن کیا گیا ہے کہ نہ شرقی ہے نہ غربی۔ یعنی طینتِ معتدلہ محمدیہ کے موافق نازل ہوا ہے جس میں نہ مزاجِ موسوی کی طرح درشتی ہے نہ مزاجِ عیسوی کی مانند نرمی۔ بلکہ درشتی اور نرمی اور قہر اور لطف کا جامع ہے اور مظہرِ کمالِ اعتدال اور جامع بینَ الجلال والجمال ہے"۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱۔ صفحہ ۱۹۱ تا ۱۹۳۔ حاشیہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"یقیناً اللہ تعالیٰ نُور ہے اور نُور کی طرف ہی میلان رکھتا ہے۔ اس کی عادت ہے کہ وہ ان لوگوں کی طرف جلدی سے بڑھتا ہے جو چودھویں کے چاند کی طرح ہوتے ہیں۔ پس جب اپنے اولیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے اور اپنی طرف منقطع ہونے والوں اور اپنے چنیدہ بندوں کے ساتھ اس کی یہ سنّت جاری ہے تو لازم ہے کہ اس کا مقبول بندہ ذلت کا منہ نہ دیکھے اور کسی مذہب وملّت کے لوگوں کے مقابلے کے وقت کسی کمزوری یا عیب کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔"

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۸۔ صفحہ ۳۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا ہی ہے جو ہر دم آسمان کا نُور اور زمین کا نُور ہے۔ اس سے ہر ایک جگہ روشنی پڑتی ہے۔ آفتاب کا وہی آفتاب ہے۔ زمین کے تمام جانداروں کی وہی جان ہے۔ سچا زندہ خدا وہی ہے۔ مبارک وہ جو اس کو قبول کرے۔" (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب۔ صفحہ ۲۰۴۔۲۰۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"خدا اصل نُور ہے۔ ہر ایک نُور زمین و آسمان کا اسی سے نکلا ہے۔ پس خدا کا نام استعارۃً پتا رکھنا اور ہر ایک نُور کی جڑ اُس کو قرار دینا اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسانی رُوح کا خدا سے کوئی بھاری علاقہ ہے۔" (نسیم دعوت۔ صفحہ ۲۲۔۲۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام میں سے چند اشعار کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

ایمان کیا ہے؟ خدا کو ایک یقین کرنا۔ اور خدا کے کام کو خدا ہی کے سپرد کرنا۔ اپنے سینہ کو روشن نہ سمجھ۔ جو کچھ بھی روشن ہے وہ آسمان ہی کی بدولت ہے۔ وہ آنکھ نابینا ہے جس میں یہ نور نہیں۔ اور وہ سینہ قبر ہے جو شک سے خالی نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

"محمد ﷺ خدا کے نور کا سب سے بڑا نقش ہیں۔ ان جیسا انسان دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوا۔ ہر ملک سچائی سے خالی تھا۔ اُس رات کی طرح جو بالکل اندھیری ہو۔ خدا نے اُسے بھیجا اور اُس نے حق کو پھیلایا۔ زمین میں اُس کے آنے سے جان پڑ گئی۔ حرص کی شدت سے یہ ٹمٹماتا ہوا چراغ کس طرح تجھے باریک راہ دکھا سکتا ہے۔ خدا کی وحی تجھے راستے سے آگاہ کرتی ہے اور منزل پر پہنچنے تک نور کو تیرے ساتھ کر دیتی ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

"مَیں نے اپنے ربّ کے فضل سے خدا کی راہیں پالی ہیں اگرچہ وہ ہلال سے بھی زیادہ باریک تھیں۔ اور بہتیرے بھید میرے ربّ کے نُور نے مجھے دکھائے اور میری باتوں کی سچائی پر نشانات بھی دکھائے ہیں۔ اور مجھے پیالے پر پیالہ پلایا گیا یہاں تک کہ مجھ پر جمالِ حقیقی کا نُور جلوہ گر ہو گیا"۔

(آئینہ کمالات اسلام)

﴿اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ. ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا. وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ (سورۃ النور: ۴۱)

یا (ان کے اعمال) اندھیروں کی طرح ہیں جو گہرے سمندر میں ہوں جس کو موج کے اوپر ایک اور موج نے ڈھانپ رکھا ہو اور اس کے اوپر بادل ہوں۔ یہ ایسے اندھیرے ہیں کہ اُن میں سے بعض بعض پر چھائے ہوئے ہیں۔ جب وہ اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو اسے بھی دیکھ نہیں سکتا۔ اور وہ جس کے لئے اللہ نے کوئی نور نہ بنایا ہو تو اُس کے حصہ میں کوئی نور نہیں۔

حضرت ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ ابو ادریس الخولانی نے انہیں بتایا کہ یزید بن عُمیرہ نے، جو معاذ بن جبل کے ساتھیوں میں سے تھے، انہیں بتایا کہ معاذ جب بھی ذکر کی کسی مجلس کے لئے بیٹھتے تو یہ دعا کرتے کہ اللہ ایسا حَکَم ہے جو انصاف کرتا ہے۔ ہلاک ہو گئے شک کرنے والے۔

ایک روز معاذ بن جبل نے کہا: تمہارے بعد یقیناً کچھ فتنے ظاہر ہوں گے۔ اس دوران مال کی کثرت ہوگی اور قرآن کثرت سے پھیل جائے گا یہاں تک کہ ہر مومن اور منافق، عورت مرد، بڑا چھوٹا، غلام اور آزاد اس کو پڑھ سکے گا۔ اور قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے گا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ میری پیروی نہیں کرتے جبکہ مَیں قرآن ہی تو پڑھتا ہوں۔ یہ ہرگز میری پیروی کرنے والے نہیں جب تک کہ مَیں اُن کے سامنے کوئی بدعت بنا کر پیش نہ کروں۔

پس تم بدعت سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور مَیں تمہیں صاحب حکمت شخص کی کجروی سے ڈراتا ہوں کیونکہ شیطان بھی کسی دانا شخص کی زبان سے گمراہی کا کلمہ نکلوا سکتا ہے اور اسی طرح کوئی منافق بھی کبھی کلمۂ حق کہہ سکتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ مَیں نے معاذ بن جبل سے کہا: اللہ آپ پر رحم کرے، مجھے کیسے معلوم ہو کہ دانا شخص بھی گمراہی کا کلمہ کہہ سکتا ہے۔ نیز کوئی منافق بھی کبھی کلمۂ حق کہہ سکتا ہے؟

انہوں نے کہا کہ دانا شخص کی ایسی باتوں سے بچو جو عام طور پر مشہور ہو جاتی ہیں اور جن کے بارے میں خوب واہ واہ کی جاتی ہے۔ تاہم یہ بات تجھے اس (دانا) سے اعراض کرنے پر نہ اُکسائے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اپنے مؤقف پر دوبارہ غور کرکے اس کو بدل لے اور جو حق بات تُو سنے اُس کو اخذ کر لے۔ یقیناً حق کے ساتھ ایک نُور ہوتا ہے۔ (سنن ابوداؤد۔ کتاب السنۃ)

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ النور کی آیت ﴿اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ......﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ﴿وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ ہمارے اصحاب یعنی اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب مومن کی ہدایت کی یہ صفت قرار دی ہے کہ یہ ہدایت انجام کار نہایت درجہ کی جلاء اور روشنی پر منتج ہوتی ہے تو اس کے بعد فرمایا ﴿يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾ اور جب کافر کی ضلالت کی یہ صفت بیان کی کہ وہ انجام کار ظلمت پر منتج ہوتی ہے تو اس کے بعد فرمایا ﴿وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ تو اس سے مقصود یہ ہے کہ انسان یہ جان لے کہ محض دلائل کا ظہور ایمان کو فائدہ نہیں دیتا اور نہ ہی رستہ کی ظلمت اس سے دور کی جاتی ہے بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کی ہدایت اور اس کی تخلیق کے ساتھ مربوط ہے۔

قاضی حسین اَلْمَرْوَزِی کہتے ہیں ﴿وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا﴾ میں نور سے مراد دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لطف واحسانات ہیں ﴿فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ یعنی وہ ہدایت نہیں پاتا بلکہ حیران وششدر رہ جاتا ہے۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا﴾ سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں برگزیدوں میں شامل نہیں کرتا اور اسے ثواب آخرت عطا نہیں کرتا۔ (تفسیر کبیر رازی)

﴿وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ کے بارے میں اَلزُّجَّاج کہتے ہیں کہ اس کا معنی ہے جس کی اللہ تعالیٰ خود اسلام کی طرف رہنمائی نہ فرمائے وہ کبھی ہدایت نہیں پا سکتا۔

(لسان العرب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دُور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دُور کر دے۔

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئ محض سمجھے اور آستانہ اُلوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ

اپنے آپ کو لاشئ سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اُتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۳۔ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک عربی تحریر میں فرماتے ہیں:-

"یقیناً نُور اُسی دل پر اُترتا ہے جو فنا کی آگ سے جلایا جاتا ہے پھر اُسے سچی محبت دی جاتی ہے اور رضا کے چشمہ سے اُسے غسل دیا جاتا ہے اور بینائی اور سچائی اور صفائی کا سرمہ اُس کی آنکھوں میں لگایا جاتا ہے۔ پھر اُسے برگزیدگی کے لباس پہنائے جاتے ہیں، پھر اُسے بقاء کا مقام بخشا جاتا ہے۔ اور جو آپ ہی اندھیرے میں بیٹھا ہوا ہو وہ اندھیرے کو کیونکر دُور کر سکتا ہے اور جو آپ ہی لذات کے تختوں پر سوتا ہو، وہ کسی کو کیا جگا سکتا ہے۔" (الھدیٰ و تبصرۃ لمن یریٰ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸۔ صفحہ ۳۰۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اے وہ ہستی جو اپنے نور اور روشنی میں مہر و ماہ کی طرح ہو گئی ہے اور رات اور دن منور ہو گئے ہیں۔ اے ہمارے کامل چاند! اور اے رحمان کے نشان! سب راہنماؤں کے راہما اور سب بہادروں سے بہادر۔ بے شک مَیں تیرے درخشاں چہرے میں دیکھ رہا ہوں ایک ایسی شان جو انسانی خصائل پر فوقیت رکھتی ہے۔ اے شک دانشمندوں نے تیری پیروی کی ہے اور اپنے صدق کی وجہ سے انہوں نے وطنوں کی یاد بھلا دی ہے۔ وہ راتوں کی تاریکی کے وقت منور ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں طوفان سے نجات دے دی۔ (آئینہ کمالات اسلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی میں ایک دعا کا اردو ترجمہ:

اے میرے ربّ! تُو اپنے فضل سے میری قوت بن جا اور میری آنکھ اور جو کچھ میرے دل میں ہے اس کا نور بن جا اور میری زندگی اور موت کا قبلہ تُو ہو جا اور محبت سے میرے دل میں گھر کر جا اور مجھے ایسی محبت عطا کر کہ میرے بعد کوئی اَور اس محبت میں آگے نہ بڑھ سکے۔ اے میرے ربّ! میری دعا قبول کر اور مجھے میری مرادیں عطا فرما۔ مجھے صاف کر دے اور مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے اور خود میری راہنمائی اور قیادت فرما اور میری تائید فرما اور مجھے توفیق بخش۔ میرا تزکیہ کر اور مجھے روشن اور منور کر دے اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنا لے اور تُو سارے کا سارا میرا ہو جا۔

اے میرے ربّ! میری طرف ہر دروازے سے آ۔ مجھے ہر حجاب سے نکال۔...... اور میرے وجود کے ہر ہر ذرہ میں سرایت کر جا اور مجھے اُن لوگوں میں سے بنا دے جو تیرے سمندروں میں پڑتے ہیں اور تیرے انوار کے باغوں میں جولانی کرتے ہیں اور تیری تقدیر پر راضی رہتے ہیں۔ اے میرے ربّ! تُو مجھے اپنے فضل اور اپنے چہرے کے نور کے ساتھ اپنا حسن و جمال دکھا اور اپنا آبِ زُلال مجھے پلا۔ مجھے ہر قسم کے پَردوں اور غبار سے باہر نکال دے اور مجھے اُن لوگوں میں سے نہ بنا جو ظلمتوں اور پردوں میں گرائے گئے اور برکتوں اور چمکوں اور نوروں سے دُور ہو گئے اور اپنی ناقص عقل اور کھوٹی قسمت کے ساتھ نعمتوں کے گھر سے ہلاکت کے گھر کی طرف لوٹے۔ مجھے توفیق دے کہ مَیں تیرے چہرے کے لئے اپنی اطاعت کو خالص کروں اور تیری جناب میں ہمیشہ سربسجود رہوں۔ مجھے ایسی ہمت دے جس پر تیری عنایت کی نظریں پڑیں اور مجھے وہ چیز عطا کر جو تُو اپنے مقبولوں میں سے صرف کسی خاص کو عطا کرتا ہے اور مجھ پر وہ رحمت نازل فرما جو تُو اپنے محبوبوں میں سے صرف کسی منفرد شخص پر نازل کرتا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵۔ صفحہ ۵ تا ۷)

الحمد للہ ، الحمد للہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فی صد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے

نئے کورس کے لئے داخلے جاری ہیں

E-mail: Khalid@t-online.de

MICROSOFT PROFESSIONAL IT TRAINING CENTRE

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER, GERMANY.

Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75 Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735

جماعت احمدیہ ماریشس کے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد

(محمد اقبال باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ ماریشس)

مورخہ ۲۰ر تا ۲۶ر مئی منعقد ہونے والے جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کے ہفتہ میں حسب ہدایت مکرم امیر صاحب مختلف جماعتوں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ پر مبنی مختلف پروگرامز منعقد کئے اور مختلف طریقوں سے اپنی محبت و فدائیت رسول ﷺ کا اظہار کیا۔ فالحمد للہ۔

مرکزی جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد امسال ایم۔جی۔ آئی۔ ہال موکا (M.G.I.Hall Moka) میں کیا گیا تھا۔ گزشتہ سال حاضرین کی تعداد کو دیکھتے ہوئے محسوس ہو گیا تھا کہ یونیورسٹی ہال آئندہ سال بہت چھوٹا ہو گا لہذا امسال مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ ہال کے لئے گورنمنٹ کو درخواست کی گئی جو منظور ہو گئی لیکن خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں، آنحضرت ﷺ کی برکتوں اور پیارے آقا کی دعاؤں کے طفیل حاضری اس قدر بڑھی کہ یہ ہال بھی چھوٹا پڑ گیا۔

انسٹی ٹیوٹ کے بیرونی گیٹ سے لے کر ہال کے اندر تک ہر طرف بینرز آویزاں تھے جو قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور الہامات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے مزیّن تھے۔ ہال کے دروازہ کے باہر ایک بڑا بکسٹال بھی لگایا گیا۔

۲۶ر مئی اتوار کے دن صبح دس بجے کے قریب مکرم امیر صاحب نے انتظامیہ کو جملہ ہدایات سے نوازا اور قریباً ساڑھے دس بجے جن دوستوں کی ڈیوٹی نومبایعین اور زیر تبلیغ دوستوں کو جلسہ میں لانے کی تھی وہ سب لوگ اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

ٹھیک دو بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد کریولی میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ پھر صدر مجلس نے جلسہ کی غرض وغایت اور برکات کی وضاحت کی اور پھر معزز مہمانوں کے خطابات شروع ہوئے۔

☆...... ہندوؤں کے مشہور لیڈر جناب پنڈت رام چرن صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے حوالہ سے خطاب کیا۔

☆...... غیر سرکاری تنظیم ماکوس (Macos) کے صدر جناب ڈاکٹر ساتش بولیل صاحب نے آنحضرت ﷺ کی رواداری کا ذکر کرتے ہوئے سب حاضرین کو رواداری کی طرف توجہ دلائی۔

☆...... اینگلیکن بشپ آف ماریشس Ian Ernest نے بھی آنحضرت ﷺ کی مذہبی رواداری کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دہشت گردی کی تعلیم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی نہیں۔

☆...... مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ماریشس نے اپنے خطاب میں آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کر کے حاضرین کو اس کامل نمونہ کی پیروی کی نصیحت کی۔

آخر پر صدر مجلس محترم موسیٰ توجو صاحب نے تمام مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور یوں یہ بابرکت محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

جلسہ میں شرکت کرنے والے احمدی احباب کی تعداد ۱۳۰۰ کے لگ بھگ تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولا کریم اس جلسہ کے مبارک اثر سے مزید نیک روحوں کو صراط مستقیم نصیب فرمائے اور تمام شرکاء کو اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

بڑی آنکھوں والے پرندے چھوٹی آنکھوں والے پرندوں کی نسبت صبح پہلے جاگتے ہیں

برطانوی محققین نے مختلف پرندوں کی عادات مشاہدہ کرنے کے بعد اس حقیقت کو پیش کیا ہے کہ بڑی آنکھوں والے پرندے چھوٹی آنکھوں والے پرندوں کی نسبت صبح پہلے جاگتے ہیں۔ شاید اس لئے کہ ان کی آنکھیں مدھم روشنی میں زیادہ اچھی طرح دیکھ سکتی ہیں۔

انہوں نے اس بات کے ثبوت میں موسم بہار میں آبادی سے باہر جنگلات میں سرخ سینے والے پرندہ Robin کا مشاہدہ کیا جو دیگر یورپی پرندوں مثلاً بلیوٹٹ (Blue Tits) اور Chaffinches سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے بیدار ہو کر گانا شروع کر دیتا ہے۔ اور اپنی خوراک کی تلاش میں نکل پڑتا ہے۔ صبح سویرے جاگنے والے یہ پرندے اپنی بڑی آنکھوں کی وجہ سے کیڑے مکوڑوں کو ناشتے کے لئے پکڑنے میں جلد کامیاب ہو جاتے ہیں۔ (مرسلہ : خالد سیف اللہ ۔ آسٹریلیا)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

سو سال پہلے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ سے
۱۹۰۲ء کے سال کے بعض اہم ارشادات وواقعات

(مرتبہ: حبیب الرحمن زیروی)

(قسط نمبر۲)

آنحضرت ﷺ کے جسمانی برکات

فرمایا: "حضرت رسول کریمؐ کے ہزاروں جسمانی برکات بھی تھے۔ آپؐ کے جبہ سے بعد وفات آپ کے لوگ برکات چاہتے تھے۔ بیماریوں میں لوگوں کو شفا دیتے تھے۔ اور بارش نہ ہوتی تو دعا کرتے تھے اور بارش ہو جاتی تھی۔ ایک لاکھ سے زیادہ آپ کے اصحاب تھے۔ بہتوں کی جسمانی تکلیفات آپؐ کی دعاؤں سے دور ہو جاتی تھیں"۔

(ذکر حبیب صفحہ ۲۹۵)

☆......☆......

اذان کے وقت پڑھنا جائز

ایک شخص اپنا مضمون اشتہار در بارہ طاعون سنا رہا تھا۔ اذان ہونے لگی تو وہ چپ ہو گیا۔ فرمایا "پڑھتے جاؤ، اذان کے وقت پڑھنا جائز ہے"۔

☆......☆......

طاعون زدہ جگہ میں جانا گناہ ہے

ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرے اہل خانہ اور بچے ایک ایسے مقام میں ہیں جہاں طاعون کا زور ہے۔ میں گھبرایا ہوا ہوں اور وہاں جانا چاہتا ہوں۔ فرمایا: "مت جاؤ ﴿لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ﴾ پچھلی رات کو اٹھ کر ان کے لئے دعا کرو۔ یہ بہتر ہوگا بہ نسبت اس کے کہ تم خود جاؤ۔ ایسے مقام پر جانا گناہ ہے"۔

(ذکر حبیب صفحہ ۲۹۶)

☆......☆......

بدگو مفسد دشمنوں سے گفتگو

قادیان میں ایک بدگو، بدباطن مخالف آیا ہوا تھا۔ اس نے احباب میں سے ایک کو بلایا۔ وہ اس کے ساتھ بات کرنے کو گیا۔ حضرت کو خبر ہوئی تو فرمایا کہ "ایسے خبیث مفسد کو اتنی عزت نہیں دینی چاہئے کہ اس کے ساتھ تم میں سے کوئی بات کرے"۔

(ذکر حبیب صفحہ ۲۹۷)

☆......☆......

خدا کے وعدے آخر پورے ہو جاتے ہیں

فرمایا: "مکہ والوں کو فتح کا وعدہ دیا گیا تو ان کو تیرہ سال اس کے انتظار میں گزر گئے۔ مگر آخر اللہ تعالیٰ کے وعدہ کا دن آ گیا اور دشمن ہلاک ہو گئے۔ ورنہ وہ کہا کرتے تھے ﴿مَتٰی ھٰذَا الْفَتْحُ﴾"۔

ابتلاؤں کی حکمت

فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمحیص کرنا چاہتا ہے تاکہ جیسے دوسرے پیروں کا حال ہے ہمارے پاس بھی ہر طرح کے گندے اور ناپاک لوگ نہ شامل ہو جائیں۔ اس واسطے اس قسم کے ابتلاء بھی درمیان میں آجاتے ہیں"۔ (ذکر حبیب صفحہ ۲۹۸۔۲۹۹)

☆......☆......

زیور پر زکوٰۃ

"۲۶/اپریل۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ زیور پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ فرمایا: "جو زیور استعمال میں آتا ہے اور کوئی بیاہ شادی پر مانگ کرلے جاتا ہے تو دے دیا جاوے۔ وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے"۔

☆......☆......

غیر احمدی امام کی اقتداء ناجائز

سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضورؑ کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟

فرمایا: "پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو۔ پھر اگر وہ تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو۔ اور اگر خاموش رہے۔ نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو"۔

☆......☆......

موجودہ عیسائی دین دراصل پولوسی مذہب ہے

۲۷/اپریل ۱۹۰۲ء۔ فرمایا:

"جیسا کہ یہودی فاضل نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ موجودہ مذہب نصاریٰ جس میں شریعت کا کوئی پاس نہیں اور سؤر کھانا اور غیر مختون رہنا وغیرہ، تمام باتیں شریعت موسوی کے مخالف ہیں۔ یہ باتیں اصل میں پولوس کی ایجاد ہیں۔ اور اس واسطے ہم اس مذہب کو عیسوی مذہب نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ دراصل یہ پولوسی مذہب ہے۔ اور ہم تعجب کرتے ہیں کہ حواریوں کو چھوڑ کر اور ان کی رائے کے برخلاف کیوں ایسے شخص کی باتوں پر اعتماد کر لیا گیا کہ جس کی ساری عمر یسوع کی مخالفت میں گزری تھی۔.........کوئی سند ایسی نہیں مل سکتی جس کے مطابق عمل کرکے پولوس جیسے آدمی کے خطوط اناجیل اربعہ کے ساتھ شامل کئے جاسکتے۔ مگر پولوس خواہ مخواہ معتبر بن بیٹھا تھا۔ ہم اسلام کی تاریخ میں کوئی ایسا آدمی نہیں پاتے جو خواہ مخواہ صحابی بن بیٹھا ہو"۔

(ذکر حبیب صفحہ ۲۹۹۔۳۰۰)

☆......☆......

قناعت کی تعلیم

فرمایا: "اس بات میں بڑی لذت ہے کہ انسان خدا کے وجود کو سمجھے کہ وہ ہے اور رسول کو برحق جانے۔ انسان کو چاہئے کہ اپنے گزارے کے مطابق اپنی معیشت کو حاصل کرے اور دنیا کی بہت مرادیابیوں کی خواہش کے پیچھے نہ پڑے"۔

(ذکر حبیب صفحہ ۳۰۰)

☆......☆......

کشتی نوح میں درج تعلیم کے متعلق ایک اہم ہدایت

۵/اکتوبر ۱۹۰۲ء کو فرمایا:

"کشتی نوح میں میں نے اپنی تعلیم لکھ دی ہے اور اس سے ہر ایک شخص کو آگاہ ہونا ضروری ہے چاہئے کہ ہر ایک شہر کی جماعت جلسے کرکے سب کو یہ سنادے۔ ایک مستعد اور فارغ شخص کو بھیج دی جاوے جو پڑھ کر سنادے۔ اور اگر یونہی تقسیم کرنے لگو تو خواہ پچاس ہزار ہو کافی نہیں ہو سکتی۔ اس ترکیب سے اس کی اشاعت بھی ہو جائے گی اور وہ وحدت جو ہم چاہتے ہیں جماعت میں پیدا ہونے لگے گی"۔

(الحکم ۱۷/اکتوبر ۱۹۰۲ء)

☆......☆......

جماعتی ترقی۔ خدا کا نشان اور اعجاز

۷/نومبر ۱۹۰۲ء کو فرمایا:

"کوئی درخت اتنی جلدی پھل نہیں لاتا جس قدر جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ یہ خدا کا فعل ہے اور عجیب یہ خدا کا نشان اور اعجاز ہے"۔

☆......☆......

مبایعین کی خوش قسمتی

۹/نومبر ۱۹۰۲ء۔

آج کے مبایعین میں سے ایک نے کچھ اظہار محبت کے کلمات کہے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ:

"آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ جو بڑے بڑے مولوی تھے ان کے لئے خدا نے دروازے بند کردئے اور آپ کے لئے کھول دئے۔ خدا تعالیٰ کا آپ لوگوں پر بہت بڑا احسان ہے"۔

دعا کی درخواست پر فرمایا کہ:

"میں اپنے دوستوں کے لئے پنج وقتہ نمازوں میں دعا کرتا ہوں۔ اور میں تو سب کو ایک سمجھتا ہوں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۰۲ جدید ایڈیشن)

☆......☆......

عام ہمدردی اور ہمت کا نمونہ

۱۸/نومبر ۱۹۰۲ء۔ مولوی عبداللہ کشمیری کی علالت طبع کا ذکر آگیا ان کو اضطراب بہت ہے۔ فرمایا کہ کیوڑہ اور گاؤزبان بہت مفید ہے۔ اور فرمایا کہ کیوڑہ تو میرے پاس بہت اعلیٰ درجہ کا ہے مگر گاؤزبان نہیں۔ کیوڑہ لائے دیتا ہوں۔ چنانچہ حضور اندر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد کیوڑہ کی بوتل لے آئے۔ یہ ہمدردی، یہ ہمت جس میں سستی اور غفلت نام کو نہیں کسی عام انسان کا خاصہ نہیں ہو سکتی۔ اس واقعہ کو ہم نے محض اسی غرض سے لکھا ہے"۔ (الحکم ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۲ء)

☆......☆......

اسم اعظم

۷/دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ:

ظہر کے وقت تشریف لاکر حضرت اقدس نے بیان فرمایا کہ:

"رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پرزور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا، ہر ایک آفت سے نجات ہوگی"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۱۷۔۵۱۸ جدید ایڈیشن)

☆......☆......

ایک عظیم الشان رؤیا

۸/دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ:

عصر کی نماز سے قبل حضور علیہ السلام نے ایک رؤیا سنائی۔ فرمایا:

"میں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

تو معلوم ہوا کہ وہ زمین پولی ہے اور اس کے نیچے ایک غار سی چلی جاتی ہے۔ مَیں نے اس میں پاؤں رکھا تو دھنس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر مَیں نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ پھر ایک جست کر کے مَیں اوپر آگیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مَیں ہوا میں تیر رہا ہوں اور ایک گڑھا ہے مثل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہاں سے نواب صاحب کا گھر۔ اور مَیں اس پر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر تیر رہا ہوں۔ سید محمد احسن صاحب کنارہ پر تھے۔ مَیں نے ان کو بلا کر کہا کہ دیکھ لیجئے کہ عیسیٰ علیہ السلام تو پانی پر چلتے تھے اور مَیں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل ان سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔ حامد علی میرے ساتھ ہے اور اس گڑھے پر ہم نے کئی پھیرے کئے۔ نہ ہاتھ نہ پاؤں ہلانے پڑتے ہیں اور بڑی آسانی سے ادھر اُدھر تیر رہے ہیں۔ ایک بجنے میں بیس منٹ باقی تھے کہ مَیں نے یہ خواب دیکھا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۲۹۔۵۷۰۔جدید ایڈیشن)

سیرالیون کے قومی تجارتی میلہ میں

احمدیہ بکسٹال

(خوشی محمد شاکر۔مبلغ سلسلہ سیرالیون)

فری ٹاؤن (سیرالیون) میں ۲۳ تا ۲۸ر اپریل ۲۰۰۲ء کو National Trade Fair & Exhibition کا انعقاد ہوا۔ جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے بھی ایک بکسٹال لگانے کا انتظام کیا گیا۔

یہ قومی تجارتی میلہ اور نمائش مشہور و معروف عمارت U.E. بلڈنگ کے صحن میں منعقد ہوا۔

بکسٹال کو مختلف رنگ برنگی جھنڈیوں اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (مع انگریزی ترجمہ) اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (مع انگریزی ترجمہ) نیز دوسرے اسلامی بینرز سے سجایا گیا تھا۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے صرف یہی بکسٹال اسلام کی نمائندگی کر رہا تھا۔ باقی تمام سٹالز اپنی اپنی کمپنیوں اور اشیاء کی مشہوری کرنے میں مصروف تھے۔

اس قومی میلہ اور نمائش کا افتتاح ۲۳ر اپریل ۲۰۰۲ء کو سربراہ مملکت مکرم الحاجی احمد تیجان کابا صاحب نے خود تشریف لا کر کیا اور تمام سٹالز پر گئے۔ وہ احمدیہ بکسٹال پر بھی تشریف لائے تو خاکسار نے مختصر طور پر پیغام حق پہنچاتے ہوئے دو کتب "Life of Muhammad" اور مینڈے زبان میں قرآن کریم تحفۃً پیش کیا جسے انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے قبول کیا۔

ہمارے بکسٹال پر قرآن کریم، تفسیر القرآن، کتب احادیث کے علاوہ تقریباً ہر قسم کا اسلامی لٹریچر انگریزی، فرنچ اور چینی زبان میں موجود تھا۔

سیرالیون میں چھپنے والا انگریزی اخبار "The African Crescent" اور 'اک حرف ناصحانہ' کا انگریزی ترجمہ "A Crisis of Conscience" مفت تقسیم کے لئے موجود تھے۔ جو بھی کتب خریدنے آتا ہم اسے یہ کتب بطور تحفہ پیش کرتے۔ اس اخبار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لوگوں کی خاص توجہ کا باعث بنی ہوئی تھی۔ دوسرے اس اخبار میں مکرم امیر صاحب کے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی اور آنے والے امام مہدی علیہ السلام کی نشانیاں بیان کر کے یہ بتایا گیا تھا کہ جو آنے والا تھا وہ آچکا ہے اور وہ یہ ہیں یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام۔ اس عرصہ کے دوران اس کی پانچ صد کاپیاں مفت تقسیم کی گئیں۔

مذہبی شغف رکھنے والے ہمارے بکسٹال پر ضرور آتے۔ لوگ مختلف گروپوں میں آتے اور سوالات پوچھتے اور خاکسار ان کا جواب دیتا۔ اس طرح اس عرصہ کے دوران کوئی پینتالیس (۴۵) گروپ آئے جن کے افراد کی تعداد ۳۰۰ سے زائد تھی۔

۲۷ر اپریل کو ہم نے بکسٹال پر لاؤڈ سپیکر لگایا اور سارا دن اور رات گئے تک انگریزی اور کریول زبان میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔

جماعت احمدیہ کیا ہے ؟ سیرالیون میں جماعت کب آئی، جماعت احمدیہ کی خدمات اور سیرالیون کے لئے جماعت احمدیہ مستقبل میں کیا کرے گی۔ یہ سوالات تھے جن کے خاکسار نے لاؤڈ سپیکر پر جوابات دئے اس طرح لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ایک ہزار سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔

قرآن کریم انگریزی، فرنچ کے علاوہ زیادہ تر فروخت ہونے والی کتاب نماز مترجم انگریزی اور یسرنا القرآن تھے۔ اس موقعہ پر پانچ لاکھ تین ہزار لیونز کی کتب فروخت ہوئیں۔

اس سٹال کے لئے جماعت کے اکثر احباب نے بہت تعاون کیا۔ خاص طور پر مکرم سعید بدرج صاحب نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت اور دو خدام مکرم جبریل احمد صاحب آف نیو انگلینڈ اور محمد عبداللہ صاحب آف کونگو برج، فری ٹاؤن خاص طور پر دعا کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

بقیہ:
دعوتِ اسلام کا صدسالہ عالمی سفیر از
صفحہ نمبر ۳

ہے۔ جبکہ بساط دنیا نہایت تیزی کے ساتھ الٹ رہی ہے اور جہان نو کے حسین اور پائیدار نقشے ہر ملک میں ابھر رہے ہیں۔

اس تقریب سعید کی عظمت و شان اس زاویہ نگاہ سے اور بھی از حد بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ پوری اسلامی دنیا میں یہ مایۂ ناز اعزاز و افتخار صرف اور صرف اسی تاریخی مجلّہ کو حاصل ہے کہ وہ (چند سال کے تعطل کے سوا) ایک صدی سے اکناف عالم کو حقیقی اسلام سے منور کر رہا ہے۔

شاندار مستقبل

اس رسالہ کی محیر العقول اور شاندار صد سالہ کامیابیوں اور کامرانیوں کے تصور ہی سے دل و دماغ اس یقین سے لبریز ہو جاتا ہے کہ کاسر صلیب، موعود آخر الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی درج ذیل عظیم الشان پیشگوئی کے معرض ظہور میں آنے کا وقت آن پہنچا ہے کہ "نئی زمین ہو گی اور نیا آسمان ہو گا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہو گا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہو گا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو مَیں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"۔

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء۔مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۰۴۔۳۰۵)

حضرت اقدسؑ نے جس "نئی زمین اور نئے آسمان" کی مندرجہ بالا ارشاد مبارک میں خبر دی اس کا نقشہ حضرت مسیح موعودؑ ہی کے ولولہ انگیز اور روح پرور اور پر کیف الفاظ میں درج کر کے اس مقالہ کو ختم کرتا ہوں۔ حضور نے ۱۹۰۵ء میں تحریر فرمایا:

"مَیں نے اگرچہ یہ دعا کی ہے کہ یسوع بن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا مَیں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ روز بروز بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آویں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا"۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۷۔۱۸)

قرآن شریف عظیم الشان حربہ ہے جو کبھی کند نہیں ہو سکتا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ قرآن شریف وہ عظیم الشان حربہ ہے کہ اس کے سامنے کسی باطل کو قائم رہنے کی ہمت ہی نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی باطل پرست ہمارے سامنے اور ہماری جماعت کے سامنے نہیں ٹھہرتا اور گفتگو سے انکار کر دیتا ہے۔ یہ آسمانی ہتھیار ہے جو کبھی کند نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۷)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی)

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

دانشمندِ مشرق۔ مغرب میں

رقم فرمودہ:(حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(دوسری قسط)

"کچھ عرصہ گزرتا ہے کہ مَیں نے مکرمی قاضی اکمل صاحب کو ایک پرائیویٹ خط لکھا تھا اس میں اپنے بعض مشاہدات اور حال و قال کی کیفیات کا بھی ذکر آ گیا تھا۔ مجھے کبھی وہم بھی نہیں تھا کہ قاضی صاحب اس عریضہ کے بعض پیراگراف ریویو میں دے کر میرے لئے تازیانہ نصیحت ہو جائیں گے اور دل کو جو تحریر کے جذبات اور امنگوں سے اس سرد ملک میں آکر برف کا ٹکڑا ہو چکا ہے، گرما دیں گے۔ مَیں نے جب ان شذرات کو مئی ۱۹۲۶ء کے ریویو میں ایک تمہیدی نوٹ کے ساتھ پڑھا اور اس میں قاضی صاحب کا یہ فقرہ دیکھا کہ "مَیں اکیلا اس شادکامی سے بہرہ اندوز ہونا بخل خیال کرتا ہوں اور اسے پریس میں دیتا ہوں" تو مَیں نہیں کہہ سکتا کہ مَیں ندامت کے کس قدر احساسات سے اپنے قلب کو سرنگوں پاتا تھا۔ مَیں نے اپنے نفس کو مخاطب کیا کہ اکمل تیرے ایک پرائیویٹ خط کے بعض حصص کا اخفاء بخل کہتا ہے اور تو ان کیفیات کو جو دیکھتا ہے کسی امید فردا کے وہم میں پبلک نہیں کرتا، تجھ سے بڑھ کر بخیل کوئی ہوگا؟ تب مجھے یاد آیا کہ ایک کتاب میں مَیں نے پڑھا تھا کہ:

"جو علم یا انفرمیشن کوئی سیاح اپنی سیاحت کے دوران میں حاصل کرتا ہے اگر وہ اسے دوسروں پر ظاہر نہ کرے تو اس کی سیاحت محض ایک خود غرضانہ تعیش ہے۔ اور میری رائے میں سیاح کا پبلک فرض ہے کہ اپنی بہترین قابلیت کے موافق ان ممالک اور اقوام کے حالات (جن میں اس نے سفر کیا ہے) پبلک کی نذر کرے"۔

یہ بات میرے ذہن میں ایک دوسرے رنگ میں تھی کہ مَیں مشرق و مغرب پر ایک مبسوط کتاب شائع کروں گا۔ اور اپنی زندگی کے نشیب و فراز کی کہانی اس سفرنامہ میں بیان کروں گا مگر اب جو مَیں اپنی چٹھی کے شائع شدہ اقتباسات کو قاضی صاحب کے اس نوٹ کے ساتھ پڑھتا ہوں تو مَیں اپنے آپ کو اپنی جماعت اور قوم اور پبلک کے سامنے اس خود غرضی کا مجرم یقین کرتا ہوں اور دماغی تعیش کے لطف سے دوسروں کو بہرہ اندوز ہونے کا موقع نہ دینے کا خطاکار۔ پس میں اس اعتراف اور ندامت کے ساتھ یہ کہتا ہوا "بردرت آمدہ بندۂ بگریختہ" اپنے ان تمام بھائیوں سے معذرت کرتا ہوں جن کو مَیں نے اس وقت تک اپنے مشاہدات اور ان کے اثرات دماغی سے بے خبر رکھا۔ اور مَیں نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے ارادہ کیا ہے کہ مَیں اس سفر میں انشاء اللہ العزیز کچھ نہ کچھ لکھتا رہوں گا۔ ممکن تھا کہ مَیں اپنا روزنامچہ ریویو کے ذریعہ شائع کر دیتا لیکن اس کے صفحات موجودہ صورت میں.......... اس کے متحمل نہیں ہو سکیں گے۔ اس لئے اسے کسی دوسرے وقت کے لئے چھوڑ کر کچھ نہ کچھ حصہ نذر ناظرین کرتا رہوں گا۔ مَیں اپنے مخدوم اور رفیق قدیم قاضی صاحب کے اس شرمندہ کن نوٹ کے لئے شکر گزار ہوں کہ وہی میرے لئے تحریک کا موجب ہوا۔ (عرفانی۔ از لندن)

مَیں کیا دیکھتا ہوں

مجھ سے اکثر یہاں یہ سوال ہوا ہے کہ:

"تمہاری انگلستان اور انگریزوں کے متعلق کیا رائے ہے"۔

مَیں نے ہمیشہ اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ مَیں یہاں کی سوسائٹی یا حکومت کے طرز عمل اور طرز زندگی کے کسی تاریک پہلو کو دیکھنے کے لئے نہیں آیا۔ میری آنکھ اس طرف سے بالکل بند ہے۔ مَیں صرف مغرب کی خوبیاں دیکھنے آیا ہوں۔ وہ کیا باتیں ہیں جن سے اس قوم کو جو ایک چھوٹے سے جزیرہ میں آباد ہے دنیا پر حکمرانی کی نعمت کا مستحق بنا دیا ہے۔ پس مجھ سے یہ توقع نہ رکھی جاوے کہ مَیں ان نظاروں کو دکھاؤں گا جو انسانی کمزوریوں کے کم و بیش ہر ملک ہر قوم بلکہ ہر شخص میں (انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے خلفاء و نُوّاب کو مستثنیٰ کر کے) پائے جاتے ہیں۔ مَیں جس چیز کو دیکھتا ہوں اس کے ان مفاد اور مقاصد پر نظر کرتا ہوں جس کے لئے وہ یہاں وضع ہوئی ہے۔ پہلی چیز جس کی طرف طبعی طور پر میری توجہ ہوئی وہ یہ تھی کہ:

"اس ملک میں ہمارے مشن کی کیا حالت اور اس کے کیا توقعات ہیں؟"۔

یہ سوال پہلی مرتبہ میرے ذہن میں نہیں آیا بلکہ مَیں نے اس وقت سے اس سوال پر غور کیا ہے جبکہ خواجہ کمال الدین صاحب میرے ایک محترم دوست کے روپیہ سے یہاں آئے تھے اور مختلف اوقات میں خواجہ صاحب کے طرز عمل وغیرہ کے متعلق مَیں انہیں ایام میں لکھ چکا تھا۔ پھر اس سوال کی طرف توجہ اور بھی وسیع ہوئی جبکہ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے عہد خلافت کا آغاز ہوا اور خدا تعالیٰ کی وحی کے ماتحت ہم سب ایک امتحان میں آئے۔ امتحان کا پرچہ ایسا سخت اور مشکل نہ تھا۔ خلافت اولیٰ کے چھ سال کے زمانہ میں ہم نے اس سبق کو خوب پڑھ لیا تھا کہ **یہ سلسلہ جس کو ایک نبی کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے خلافت راشدہ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔** مگر بعض بڑے بڑے لوگوں نے ٹھوکر کھائی اور وہ جو اپنے علوم و عقل پر نازاں تھے اسی طرح نادان ثابت ہوئے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد میں حاملان جبہ و عمامہ کی جہالت ظاہر ہوئی۔

اس سے میری مراد یہ ہے کہ ان کی فراست صحیحہ کا نور ان سے الگ ہو گیا۔ اور صادق کے انکار کے مجرم ہو گئے۔ اس عہد ابتلا میں لنڈن کے مشن پر ایک ابتلا آیا۔ مکرمی چوہدری فتح محمد خانصاحب سیال (ناظر دعوت و تبلیغ) ان ایام میں خواجہ صاحب کی متعدد درخواستوں پر ان کی مدد کے لئے بھیجے گئے تھے مگر بیعت خلافت کے جرم میں خواجہ صاحب نے ان کو کہا کہ وہ ان کے ساتھ ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتے۔ مگر خدا تعالیٰ جو اپنے سلسلہ کا حافظ و ناصر ہے اس نے جہاں چوہدری صاحب کو ہمت و حوصلہ دیا کہ وہ اس امتحان کے پرچہ کو ایک منٹ کے اندر حل کر دیں وہاں سلسلہ کے مشن کی بنیاد بھی دراصل اسی روز رکھی گئی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پہلا مبلغ فتح محمد مقرر ہوا جس کا نام بجائے خود ایک نیک فال تھا۔ اس کے بعد مختلف حالات میں سے یہ مشن گزرا اور ۱۹۲۴ء کی آخری ششماہی میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنڈن تشریف لائے اور خاکسار کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس مشہور و معروف تاریخی سفر میں حضرت کے ہمراہ رہ سکوں۔ اُس وقت لنڈن مشن کی ضرورت اور اس کے توقعات اور نتائج پر غور کرنے کا موقع ملا۔ لیکن گزشتہ سال جبکہ مَیں پھر خدا تعالیٰ کے محض فضل سے یہاں آیا تو مجھے نہایت آزادی اور آسانی کے ساتھ اس مشن کے متعلق غور و فکر کا موقع حاصل ہوا۔ اس لئے مَیں ان اثرات کو جو میرے دل و دماغ پر ہیں پیش کرتا ہوں تا کہ جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کا مزید احساس ہو۔

لنڈن مشن کے متعلق دو قسم کے خیالات

لنڈن مشن کے متعلق مجھے ہندوستان میں بھی اور یہاں بھی شروع شروع میں جب مَیں یہاں آیا بعض دوستوں سے تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔ مَیں یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر قسم کے خیالات سراسر نیک نیتی اور اخلاص پر مبنی تھے۔ بعض احباب کا یہ خیال تھا اور ممکن ہے اب بھی ہو کہ ان لوگوں کا (یورپین اقوام کا) مسلمان ہونا ناممکن ہے۔ یہ اپنے طریق معاشرت اور بود و ماند زندگی میں ایک ایسی روش اختیار کر چکے ہیں کہ اسلام کو قطعاً قبول نہیں کر سکتے۔ سود، شراب خوری، نسوانی آزادی، قمار بازی، تعیش کے متعدد اور متجدد سامان ان کو اسلام کی طرف نہیں لا سکتے۔ اور اس وقت تک ہزاروں انگریزوں کا مسلمان نہ ہو جانا یہ دلیل ہے کہ نہیں ہو سکتے۔ پھر لنڈن مشن کیا کرے گا؟ یہ ایک زائد اور غیر ضروری خرچ ہے۔

مَیں نے ان خیالات کو سن کر کہا کہ کچھ شک نہیں کہ بظاہر حالات ایسے ہیں جن سے مایوسی نمایاں ہے مگر ہم نہیں مایوس ہو سکتے۔ نہ صرف اس لئے کہ مایوس ہونا مومن کی شان نہیں، نہ صرف اس لئے کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خود یورپ میں آکر یہاں کی تمام کیفیت اور حالت کا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ اگر اور کوئی بھی دلیل نہ ہوتی تو ہمارے لئے یہ بس تھا مگر نفس اسلام جس کا احیاء اور بقاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رنگ میں ہوا ہے وہ خود یہ قوت قدسی رکھتا ہے کہ وہ اس قسم کے لوگوں میں زیادہ ترقی کرتا ہے۔ چنانچہ جہاں آنحضرت ﷺ کی بعثت ہوئی (عرب) اس کی کیا حالت تھی۔ کیا یہی امراض انتہائی رنگ میں وہاں موجود نہ تھے؟ دنیا کا کون سا گند اور کونسی بدی تھی جو وہاں پائی نہ جاتی ہو۔ انگریزوں کی حالت اُس درجہ تک نہیں پہنچی۔ **اگر اسلام عرب میں پھیل سکتا ہے اور پھیل کر رہا تو یورپ اس کے لئے بہترین سرزمین ہے۔**

پس واقعات اور حالات کا موازنہ کرو۔ **اسلام کی قوتِ قدسی اس قدر زبردست اور قلب ماہیت کر دینے والی اکسیر ہے کہ کوئی قوت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔** ہمارے سلسلہ کی بنیاد وہی ہے جو آنحضرت ﷺ نے رکھی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپؐ سے جمالی ظہور کے مظہر اتم ہیں۔ پھر آپؑ کو مرکز مادیت میں اسلام کے پھیل جانے کے مبشرات خدا تعالیٰ نے دئے۔ اس حالت میں **زمین و آسمان ٹل جائیں مگر خدا کے وعدے نہیں ٹلیں گے اور مغربی قومیں نیاز مندی کے ساتھ اسلام (احمدیت) کے آستانہ پر جھک جائیں گی۔** آج یہ اسی طرح ناممکن نظر آتا ہے جس طرح مکہ کے مہجور (ﷺ) کے ابتدائی ایام (جن کی میعاد تیرہ سال تک ہوتی ہے) میں عرب میں اسلام پھیل جانا ناممکن مگر اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکل جانا سہل نظر آتا تھا۔ لیکن جس طرح عرب میں اسلام اپنی قدسی اور عملی قوت کے ساتھ پھیل گیا اسی طرح یہاں ہوگا۔ دیکھنے والے دیکھیں گے اور ان ایام کا لطف اٹھائیں گے۔

دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جن کا یہ خیال ہے کہ یہ لوگ مسلمان بھی جلد ہو جائیں اور پہلے ہی دن بایزید بسطامی اور جنید بغدادی رحمہما اللہ تعالیٰ کی طرح کامل ولی اللہ اور عارف ربانی ہو جائیں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ وہ بعض اوقات اس بات پر قانع نظر

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

نہیں آتے جبکہ ایک انگریز نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور وہ صحیح طور پر ارکان نماز سے واقف نہیں ہوتا۔ میں تو اس کا ایک مردہ خدا کی پرستش سے بیزار ہو کر یکتا خدا کے آستانہ پر آ کھڑا ہونا بھی ایک قوت اور معرفت کا ذریعہ یقین کرتا ہوں۔ اور میں نے بارہا اس سرور سے اپنے اندر ایک جنت محسوس کی ہے مگر بعض کا یہ خیال ہوتا ہے۔

میں اپنے دوستوں کو کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس قسم کا خیال اگر کسی دل میں گزرے تو اسے وسوسہ شیطانی سمجھنا چاہئے۔ خداتعالیٰ کے فعلی قانون میں ہر امر کی تکمیل تدریجی ہے۔ نادان زمین و آسمان کی پیدائش کے متعلق چھ یوم کی میعاد سن کر اب بھی اعتراض کرتے ہیں۔ مگر باوجود اپنے سامنے تدریجی قانون کی لکھی ہوئی کتاب کو پا کر انہیں شرم نہیں آتی۔ میرا اپنا ایمان ہے کہ اگر توبہ کر کے ان میں سے کوئی آ کھڑا ہوتا ہے تو میں اس کے قلب کی کیفیت اور ذوق کو اپنے سے بہت زیادہ معرفت اور بصیرت سے لبریز پاتا ہوں۔

علاوہ بریں ان میں عملی روح پیدا کر دینا یہ ہماری اپنی ذاتی خوبیوں اور عملی کمالات پر موقوف ہے۔ عرب میں نمایاں تبدیلی اور فوری تبدیلی آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کی ان تاثیرات کا نتیجہ تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہو چکی تھی۔ اگر ہماری قوت عملی اس قدر زبردست ہو جاوے جیسے ایک مسمرائزر اپنی قوت خیال کا اثر ڈال دیتا ہے تو معرفت اور بصیرت کے بہت سے عملی سبق ہم اپنے بھائیوں کو دنوں میں یاد کرا دیں۔ غرض یہ خیال صحیح نہیں اور اس کے لئے جوابدہ اور ذمہ دار ہم ہیں اور میں یہ بشارت دینا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر یورپ نے اس روح کو پیدا کر دیا ہے۔ جبکہ آپ نے اسلام کی تعلیم کے کسی ادنیٰ سے شعبہ کو بھی یورپ کی سوسائٹی کے اعمال یومیہ کے سامنے سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ مثلاً عورتوں سے ہاتھ نہ ملانا بظاہر ایک معمولی امر تھا اور پہلے مبلغین اسلام بھی تسامحت سے کام لیتے تھے لیکن جب اس کا اجراء و نفاذ ہو گیا تو اب انگریز عورتوں کے اندر سے یہ روح نکل رہی ہے کہ اگر کوئی مرد ہاتھ نہ ملائے تو وہ منہ پھرا کر اس کو ہتک خیال کریں۔ بلکہ جب وہ اس روح کو دیکھتی ہیں تو انہیں ایک شوق اور جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اس مذہب کی بابت معلوم کریں جو اس قسم کی تعلیم دیتا ہے اور کیوں دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض اپنے ذاتی مشاہدات کا ذکر کرتا ہوں۔

ایک انگریز جوڑے سے دلچسپ گفتگو

میں ایک روز ایک پارک کے ایک جنگلے کے ساتھ سہارا لگا کر کھڑا تھا۔ ایک بوڑھے مرد (یہاں کی اصطلاح کے مطابق وہ بوڑھا نہ تھا۔ اس کی عمر پچاس اور ساٹھ کے درمیان ہوگی اور قوٰی نہایت عمدہ تھے) نے مع اپنی عورت کے میرے قریب آ کر کہا کہ:

انگریز: کیا میں یہ پوچھنے کی جرأت کر سکتا ہوں کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟

عرفانی: مجھے اس سے بڑھ کر خوشی نہیں ہوتی کہ کوئی مجھے پوچھے۔ صاحب! میں ہندوستان سے آیا ہوں۔

انگریز: میں ہندوستان تو نہیں گیا لیکن میں نے پڑھا ہے کہ ہندوستان کا فلسفہ بہت اعلیٰ ہے۔

عرفانی: جس فلسفہ کی طرف آپ اشارہ کرتے ہیں وہ محض خیالات ہیں جو ہر آدمی پیدا کر سکتا ہے۔ حقیقی فلسفہ تو خدا سے آتا ہے۔

انگریز: مجھے تو آپ بھی مشرقی فلاسفر معلوم ہوتے ہیں۔

عرفانی: میں بھی آپ کے خیال کے موافق فلسفی ہوں اور مشرق سے آیا ہوں اس لئے مشرقی فلسفی کہہ لیجئے مگر میں نے جو فلسفہ سیکھا ہے وہ خیالات کو پاک کرتا ہے اور اس کا اثر عمل پر ہوتا ہے۔ اور یہ فلسفہ میں نے اس شخص سے پڑھا ہے جس کو خداتعالیٰ نے بھیجا تھا اور اس زمانہ کے لئے اس کو اس طرح کھڑا کیا جس طرح ناصرہ میں دو ہزار برس ہونے کو آئے یسوع مسیح کے نام سے ایک شخص پیدا کیا تھا۔

انگریز: آپ ہر بات میں مجھے حیران کرتے ہیں۔

عرفانی: میں تو حیران کرنے والی بات نہیں کرتا۔ بہت سیدھی سادی بات کہتا ہوں۔

انگریز: آپ یہاں کوئی تقریر کریں گے؟

عرفانی: نہیں، میں دیکھتا ہوں اور سیکھتا ہوں، سنتا ہوں اور سوچتا ہوں۔

انگریز: ونڈر فل (بالتعجب) آپ کس مطلب کے لئے آئے ہیں (معاف کیجئے میں یہ سوال کر رہا ہوں)۔

عرفانی: آپ بیشک اس قسم کے سوالات کریں میری سوسائٹی کے آداب اس کی اجازت دیتے ہیں۔ اس سے انسان کا علم بڑھتا ہے۔

میری آنے کی ایک غرض تو وہی ہے جو ابھی میں نے کہا ہے کہ دیکھتا ہوں اور سیکھتا ہوں، سنتا ہوں اور سوچتا ہوں۔

انگریز: کیا میں اپنی بیوی کو آپ سے انٹروڈیوس کروں؟

عرفانی: آپ کی مہربانی مجھے آپ دونوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔

اس پر اس عورت نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

عرفانی: میں افسوس کرتا ہوں کہ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ نہ اس لئے کہ میں عورت کی عزت نہیں کرتا بلکہ میرے نقطۂ خیال سے عزت کا معیار اور طریق دوسرا ہے چنانچہ میں نے کسی قدر جھک کر سلام کر دیا۔

انگریز: ہاتھ ملانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عرفانی: ہر شخص کا نقطۂ خیال جدا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ کسی چیز کا اچھا برا ہونا نقطۂ خیال سے ہی ہوتا ہے۔ بہت ممکن ہے آپ کے نقطۂ خیال سے اچھا ہو یا حرج نہ ہو۔ مگر میرے نقطۂ خیال سے یہ خطرناک چیز ہے۔

انگریز: مہربانی کر کے اسے کھول کر بیان کریں۔

عرفانی: پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں عورت کی ہتک کے خیال سے ایسا نہیں کرتا۔ میرے دل میں عورت کے لئے بڑی عزت ہے۔ اس قدر عزت کہ دوسرا کوئی مذہب وہ درجہ عورت کو نہیں دیتا۔ ہم کو بتایا گیا ہے کہ جنت تمہاری ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ پھر ہم کو کہا گیا ہے کہ تم میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ پھر ہم کو کہا گیا ہے کہ عورت تمہارا لباس ہے۔ اس تعلیم کو مدنظر کر کے میں عورت کی عزت کے سوائے دوسرا خیال بھی دل نہیں لاتا۔ عورت نے دنیا کے بڑے بڑے فلاسفر، شاعر، آرٹسٹ، سائنس دان، بہادر انسان دیئے۔ یہ مادی نقطۂ خیال ہے۔ مذہبی نقطۂ خیال سے تمام خدا کے پیغمبر عورت سے پیدا ہوئے یہاں تک کہ وہ انسان جس کو آج غلطی سے خدا کہا جاتا ہے وہ بھی عورت سے پیدا ہوا۔ پس عورت تو ہر طرح عزت کے قابل ہے۔

اب میں آپ کے سوال کا بہت مختصر جواب دوں گا۔ عیسائیوں یا یورپی لوگوں نے عورت کو Necessary Evil قرار دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ عورتوں کے حقوق کی طرف چنداں پرواہ نہیں کرتے۔ ظاہرداری بہت ہے (میں آپ سے معافی چاہتا ہوں کہ میں اپنے ایسے خیالات کو ظاہر کر رہا ہوں جبکہ ایک معزز خاتون بھی میرے سامنے ہے)۔

انگریز میاں بیوی دونوں: نہیں نہیں، بالکل ٹھیک ہے آپ بیان کریں۔

عرفانی: (سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے) مگر اصل روح عزت اور محبت کی مفقود ہے۔ اصل روح ہے عورت کی عصمت کی حفاظت اور اس حفاظت سے تمام اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام چونکہ عورت کو صحیح درجہ عزت کا دیتا ہے اور وہ اخلاق کی تعلیم ایسے طور پر دیتا ہے کہ پہلے وہ انسان کو (Animalism) حیوانیت سے نکال کر انسان کے مقام پر کھڑا کرتا ہے یا دوسرے الفاظ میں یہ کہو کہ حیوانیت اور انسانیت میں فرق کرتا ہے پھر انسان کو اس مقام پر وہ ان امور کی تعلیم دیتا ہے جن سے اس کی صحت درست حواس پر اثر پڑتا ہے اور یہ اس کی ذات تک محدود ہوتے ہیں۔ پھر وہ اس کے آگے لے جاتا ہے اور یہ دوسرا درجہ ہے یہاں وہ سوسائٹی کا ایک ممبر ہوتا ہے اور اس کا تعلق دوسروں سے ہوتا ہے۔ تمام اخلاق سوسائٹی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس درجہ میں اسلام اخلاق کی کامل تعلیم دیتا ہے اور اس میں وہ ان تمام حقوق کے متعلق قواعد دیتا ہے جو سوسائٹی کے مختلف حصوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً میاں بی بی کے متعلق، والدین کے تعلقات اولاد سے، اولاد کے والدین سے، ہمسایوں سے، آقا و نوکر کے رشتہ داروں سے، بادشاہ و رعایا کے، رعایا و بادشاہ کے غرض ان تمام اخلاق کی تعلیم اس کا مقصد ہے۔ جب انسان اعلیٰ اخلاق حاصل کرتا ہے تو پھر اس کو اپنے اصل مقصد تک پہنچایا جاتا ہے اور وہ باخدا انسان ہوتا ہے۔

اخلاق کے متعلق قانون انسانی میں بھی بعض ہدایتیں ملتی ہیں مثلاً تعلقات جنسی کی بعض صورتیں قانون نے جرم قرار دی ہیں مگر کیا اس سے اس جرم کی اصلاح ہوگئی؟ نہیں۔ اسلام سوسائٹی یا حکومت کے قوانین سے بڑھ کر ایک چیز دیتا ہے وہ صرف قانون ہی نہیں دیتا بلکہ وہ طریق بھی بتاتا ہے جس سے وہ جرم ہو ہی نہ سکے اور یہ کمال تعلیم ہے۔ انہیں تعلقات کے متعلق اسلام نے قدرتی طریقہ پر تعلیم دی ہے مثلاً وہ پہلے یہ حکم دیتا ہے کہ مرد غیر عورتوں کی طرف نہ دیکھا کریں اور عورتیں غیر مردوں کی طرف نہ دیکھیں۔ اس لئے پہلا ذریعہ یہ ہے کہ جب انسان اس حکم کے خلاف کرے تو بدی کی تحریکات ہو سکتی ہیں۔

پھر وہ کہتا ہے غیر عورتوں کے حسن وغیرہ کے تذکرے نہ سنو اور نہ اس کے متعلق کوئی باتیں کرو۔ کانوں کے ذریعہ تحریک ہوتی ہے، باتوں سے دل پر ایک اثر ہوتا ہے، ان باتوں سے روک دیا۔ ایک دوسرے کے ساتھ چھونے سے جس قسم کے خیالات دماغ میں ہوں ان کا اثر ہوتا ہے اور آجکل مسمریزم وغیرہ کے ذریعہ ٹروتھ ثابت ہو چکا ہے۔ پس ہاتھ ملانے سے ایک تحریک اندر ہی اندر بدی کی طرف لے جاتی ہے۔ پس اسلام جو دنیا میں باخدا انسان بنانے کو آیا ہے اس نے ان تمام بدیوں کو روکنے کے لئے یہ تعلیم دی ہے۔ اور نیک عورتوں کو جو اپنی عزت اور درجہ سمجھتی ہیں کبھی اپنا ہاتھ غیر آدمی کے لئے نہیں بڑھانا چاہئے۔ اس آزادی کے نتائج ظاہر ہیں کہ شادی جو نہایت مقدس انسٹیٹیوٹ تھی اس کی عزت دن بدن بگڑتی جا رہی ہے۔ یہ وجہ ہے کہ میں ہاتھ نہیں ملاتا۔

میاں بی بی: Very Wonderful، ہم کو آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔

اس کے بعد وہ چلے گئے۔

غرض اس طرح پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے بعد ان مسائل کو دلچسپی سے سنتے ہیں۔ پہلے جو خیال تھا کہ ان سے نفرت پیدا ہوگی وہ عملاً جاتا رہا۔ ایک دو واقعات نہیں، میں متعدد سوسائٹیوں میں گیا ہوں اور سینکڑوں عورتوں سے گفتگو کا موقعہ ملا ہے۔ ہر ایک نے اس تعلیم کو سراہا ہے۔

ایسا ہی لباس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انگریزی ٹوپی لازمی ہے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ یہ خیال باطل محض ہے، ہماری اپنی کمزوری ہوتی ہے۔ خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا درخت انگلستان کی سرزمین میں لگ چکا ہے۔ ﴿اَصْلُهَا ثَابِتٌ﴾ کا ایک حصہ پورا ہو گیا ﴿وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا﴾

كُلَّ حِيْنٍ﴾ کے نظارے انشاء اللہ بہت جلد نظر آجائیں گے۔ اس دن کے قریب کرنے کے لئے ضرورت ہے اتحاد فی العمل کی۔ اگر ہم اپنی قوت عمل کو متحد کر کے اس درخت کی آبپاشی کے لئے لگادیں تو انشاء اللہ بہت جلد وہ وقت آجائے گا۔ پس یورپ کے مشن پر جس قدر خرچ کیا گیا ہے اور جس قدر کیا جارہا ہے یہ کچھ بھی نہیں"۔

[خاکسار (مدیر ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل) عرض کرتا ہے کہ آج اگر حضرت عرفانی صاحبؓ زندہ ہوتے تو وہ یہ دیکھ کر بے حد خوشی و مسرت محسوس کرتے کہ انگلستان ہی نہیں سارے یورپ میں خداتعالیٰ کے فضل سے اسلام احمدیت کا پودا مضبوط تنے پر مستحکم ہو کر نئی رفعتوں کو حاصل کر رہا ہے۔ بالخصوص حضرت مصلح موعودؓ کے لخت جگر ،ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی الٰہی تقدیر کے تابع پاکستان سے انگلستان ہجرت (۱۹۸۴ء) اور لندن میں قیام کے بعد سے نہ صرف انگلستان اور برطانیہ بلکہ یورپ ،امریکہ ، افریقہ آسٹریلیا میں‌بھی جماعتی مشنز کو جو استحکام عطا ہوا ہے اور بالخصوص جس طرح مسجد فضل لندن سے علم و عرفان کے چشمے پھوٹ کر (ایم ٹی اے، ریویو آف ریلیجنز اور ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے توسط سے) ساری دنیا کو سیراب کررہے ہیں اور جماعت احمدیہ برطانیہ اور یورپ اور امریکہ کی جماعتیں شجر احمدیت کی باریابی کے لئے حیرت انگیز قربانیاں پیش کرنے کی سعادت و توفیق پا رہی ہیں اور خدا تعالیٰ ان قربانیوں کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے تمام عالم میں ان کے شیریں ثمرات عطا فرما رہا ہے ،یہ نظارے بہت ہی دلربا اورخوشکن اور مسرت انگیز ہیں ۔ اَلْحَمْدُلِلّٰه ۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ وَبَارِكْ۔]

F0ZMAN FOODS

A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.N.T.SHOPS

2- SANDY HILL ROAD ILFORD, ESSEX

TELEPHONE

0181-553-3611

ہمارے مبلغین کی قربانی

"مَیں ظلم کروں گا اور ایک حق کو چھپانے کا ارتکاب کروں گا اگر مَیں یہاں کے مبلغین کی قربانی کا ذکر نہ کروں۔ مَیں نے ان میں رہ کر دیکھا ہے اور نکتہ چین نظر سے دیکھا ہے کہ وہ عنفوان شباب میں بڈھے ہو چکے ہیں۔ مالی حالات اور بجٹ کی پابندیاں ان سے وہ کام کراتی ہیں جو میرے خیال میں میدان جنگ میں جانے سے بدرجہا بڑھ کر ہیں۔ آج میدان جنگ میں جانے والے سپاہیوں کو بہتر سے بہتر راشن ملتا ہے، موسمی ضروریات کے لحاظ سے بہترین لباس دیا جاتا ہے۔ مَیں تمہیں یہاں کے مبلغین کا نقشہ کس طرح سے دکھاؤں۔ ان کی خوراک ایسی ہے جو یہاں کے لوگوں کے خیال کے موافق زندہ رہنے کے لئے بھی کافی نہیں اور سچ یہی ہے۔ مگر مَیں تو اب یہی سمجھتا ہوں کہ مسیحؑ کا یہ کہنا کہ انسان طعام سے نہیں بلکہ کلام سے جیتا ہے اِن خدا کے سپاہیوں کے وجود سے پایا جاتا ہے۔ لباس افکار ہی ہے جو کسی وقت بن گیا تھا۔ ان سخت سردیوں اور برفباری کے ایام میں بھی ان کو نیا لباس بنانا نصیب نہیں ہوا۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بارہا مہمانوں کے زیادہ آجانے کی وجہ سے وہ غریب کسی ایک یا دوسرے بہانہ سے دستر خوان سے اٹھ کر بھوکے رہے ہیں اور سلسلہ کی عزت اور ناموس کے لئے ان کو بڑے بڑے جہاد کرنے پڑتے ہیں۔

ایسی جگہ رہ کر جہاں کھانے پینے یا لباس کے لئے محرکات نہ ہوں سادہ لباس پہن لینا یا سادہ غذا کھا لینا بہت آسان ہے مگر دنیا کی تمام تزئین اور آسائش کے مرکز میں جہاں نمائش زندگی کا پہلا اصل ہے اس سادگی سے زندگی بسر کرنا اور درویشانہ حالت میں کام کرنا چھوٹی بات نہیں ہے۔ مَیں خود بڑے بڑے اعتراض کرنے والا ہوں اور اخبار نویسی ایک نکتہ چینی کی روح پیدا کردیتی ہے مگر مَیں سچ کہتا ہوں کہ ہر شخص کا کام نہیں ہے کہ وہ اس معیار پر پورا اترے۔ یہ جہاد اکبر ہے اور مبارک وہ جو اس کے علمبردار ہیں اور سلسلہ کی طرف سے اس عَلم کو لے کر مادیت اور نفسانیت کے سمندر میں چٹان کی طرح کھڑے ہیں۔ اور جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف بلا رہے ہیں۔ یہ زمانہ نشر و اشاعت کا زمانہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عصر سعادت کا یہ ایک بڑا نشان ہے اور آپ کی بعثت جیسا کہ خود آپؑ نے فرمایا ہے اور بارہا فرمایا ہے کہ تکمیل اشاعتِ ہدایت کے لئے ہے۔ مگر ہم کو اپنے نفس سے سوال کرنا چاہئے کہ ہم اس کے لئے کیا کر رہے ہیں......"۔

(ریویو آف ریلیجنز جولائی ۱۹۲۶ء)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

گائنواشہر (آئیوری کوسٹ) میں پہلے جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

(رپورٹ :طاہر احمد منیب۔مبلغ سلسلہ گائنوا ،آئیوری کوسٹ)

جماعت گائنوا ایک نئی جماعت ہے جس کا قیام جولائی ۲۰۰۱ء میں عمل میں آیا۔ کافی عرصہ سے ان لوگوں کی خواہش تھی کہ یہاں کوئی جلسہ منعقد کیا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے یہاں ۵/جنوری کو ایک میٹنگ رکھی گئی جس میں ۲۶/جنوری کا دن اس جلسہ کے لئے طے پایا اور اس موقع پر جلسہ کی تیاری کے لئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی کے صدر مکرم Cisse Ismai صاحب (جو کہ صدر جماعت گائنوا بھی ہیں) نے بہت محنت اور لگن سے اپنے ممبران کے ہمراہ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے تیاری شروع کردی۔

چنانچہ اللہ کے فضل سے مورخہ ۲۶/جنوری کو جماعت گائنوا نے پوری شان و شوکت کے ساتھ اس جلسہ کا انعقاد کیا۔ جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں دعوت نامے چھپوا کر شہر کی مساجد کے آئمہ کے علاوہ ۱۰۰ دوسرے غیر از جماعت احباب میں بھی تقسیم کئے گئے۔ جلسہ گاہ کے لئے نئی زیر تعمیر مسجد کا انتخاب کیا گیا۔ جسے خدام نے وقار عمل کے ذریعہ بڑی محنت سے تیار کیا تھا۔ جلسہ چونکہ رات کو ہونا تھا، اس لئے مسجد کے اندر اور باہر روشنی کا خصوصی انتظام کیا گیا۔

مہمانوں کی آمد

۵ بجے شام مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی، مہمانِ خصوصی مکرم عبدالرشید انور صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ اپنے چار رکنی وفد کے ہمراہ تشریف لائے۔ اسی طرح مکرم باسط احمد شاہد صاحب ریجنل مشنری یاموسوکرو ریجن چار افراد پر مشتمل وفد کے ساتھ شامل ہوئے، محترم عمر معاذ صاحب کولی بالی ریجنل مشنری بوآکے اور محترم راغب ضیاء الحق صاحب مشنری بوآکے شہر پانچ افراد کے ساتھ اس جلسہ میں شرکت کے لئے یہاں پہنچے۔ اس موقعہ پر محترم امام صاحب کونے والی (Kone Waly) اور ممبران مجلس عاملہ نے امیر صاحب اور تمام مہمانوں کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا۔ اس دوران پورا محلہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونجتا رہا۔

جلسہ سالانہ کی کارروائی

جلسہ کا آغاز نمازِ عشاء کے بعد ۸:۳۰ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم عبدالرشید انور صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے کی۔ تلاوت کے بعد کچھ اطفال اور ناصرات نے قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ "يَاعَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ......." پیش کیا۔ جس کے بعد مکرم دوسو ماما دوٗصاحب (Doussou Mama Dou) نے استقبالیہ پیش کیا۔ اور پھر پہلی تقریر جولا زبان میں مکرم عمر معاذ صاحب کولی بالی نے کی۔ جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف بیان کیا۔ دوسری تقریر مہمان خصوصی مکرم عبدالرشید انور صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ کی تھی۔ آپ نے سب سے پہلے جماعت پر لگائے جانے والے بعض الزامات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ان کی تردید کی اور اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کے چند واقعات پیش کئے۔ امیر صاحب کی یہ تقریر فرنچ زبان میں تھی جو کہ ایک گھنٹہ جاری رہی اور اس کا جولا زبان میں بھی رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔ محترم امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم امام کونے والی صاحب نے لوکل زبان جولا میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہمیں ایک روحانی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی ہے۔ انہوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ آج تو یہاں ابھی ایک چھوٹا سا محلہ احمدی ہوا ہے۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ آئندہ انشاء اللہ بہت جلد پورا شہر گائنوا احمدیت کی آغوش میں آئے گا اور احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اُٹھے گا۔ آخر پر اطفال اور ناصرات نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام "ہے دستِ قبلہ نما لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" پیش کیا اور ساتھ ساتھ تمام حاضرین بھی لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا ورد کرتے رہے۔ اس جلسہ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس میں شہر کے میئر کے ایک خصوصی نمائندہ نے بھی شمولیت کی۔

مجلس سوال وجواب

جلسہ کے اختتام پر مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ حاضرین نے اختلافی مسائل پر سوالات کئے اور محترم عمر معاذ کولی بالی صاحب نے لوکل زبان جولا میں جوابات دیئے۔ رات ۱۲:۳۰ بجے یہ بابرکت محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔ جلسہ کی کل حاضری بشمول خواتین ۵۷۰ افراد رہی۔

یہ جلسہ گائنوا جماعت کا پہلا جلسہ تھا۔ اس جلسہ سے تمام لوگ بہت متاثر ہوئے اور بہت سے لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ اب اس قسم کے روحانی اجتماع یہاں منعقد کرتی رہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نئی جماعت کو ثباتِ قدم عطا فرمائے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق بنائے۔ ان کے مالوں میں بھی برکت ڈالے کیونکہ باوجود نئی جماعت ہونے کے انہوں نے جلسہ کے تمام اخراجات خود ہی برداشت کئے ہیں۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت اور رسائل بھجوانے کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ (براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں):-

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

اخبار "الفضل انٹرنیشنل" کا انٹرنیٹ ایڈیشن جماعت کی مرکزی ویب سائٹ "alislam.org" پر مہیا ہے۔ "الفضل ڈائجسٹ" (سالِ اوّل) کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:

http://www.alislam.org/alfazal/d/

محترم رحمت علی مسلم صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۹؍ستمبر ۲۰۰۱ء میں مکرمہ ملیحہ مسلم صاحبہ اپنے والد محترم رحمت علی مسلم صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آپ اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے۔ آپ کے قبول احمدیت کا واقعہ یوں ہے کہ آپ میٹرک میں کامیاب ہو کر وظیفہ کے حقدار ٹھہرے تو میٹرک کی سند لینے کے لئے اپنے ہیڈماسٹر مکرم سید اقبال حسین شاہ صاحب کے ہاں پہنچے جو احمدی تھے۔ سند لینے کے بعد آپ نے محترم شاہ صاحب سے احمدیوں اور غیراحمدیوں میں فرق کی وضاحت چاہی تو محترم شاہ صاحب نہایت محبت سے جواب دیتے رہے اور قرآن کریم کو دلیل کے طور پر پیش کرتے رہے۔ چنانچہ آپ نے اُسی وقت احمدی ہونے کا فیصلہ کرلیا اور تسلّی کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "ازالہ اوہام" لے لی جسے گھر والوں سے چھپ کر پڑھتے رہے۔ اس طرح دل نور ایمان سے بھر گیا۔ ۱۹۳۲ء میں آپ نے باقاعدہ بیعت کرلی اور ۱۹۳۶ء میں نظام وصیت میں بھی شامل ہوگئے۔ خاندان میں مخالفت کی وجہ سے آپ کو گھربار چھوڑ دینا پڑا۔ ۱۹۴۰ء میں جب آپ فوج میں تھے تو آپ کی خواہش پر آپ کا رشتہ محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کی ایک بہن (محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ بنت حضرت بھائی محمود احمد صاحب قادیانیؓ) سے طے پایا۔ محترم ڈاکٹر صاحب سے آپ کو اس لئے محبت تھی کہ اُن کی تلاوت بہت پُرسوز تھی۔

محترم رحمت علی صاحب فوج میں تھے۔ جنگ عظیم دوم میں قیدی بنالئے گئے اور ایک لمبے عرصہ بعد واپس ہندوستان پہنچے۔ آزادی کے بعد سیدھے قادیان پہنچے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ نے ریلوے میں ملازمت کرلی۔ پھر ایم۔اے کرنے کے بعد ریلوے پبلک سکول ایبٹ آباد میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ اس وقت آپ کی عمر ۴۶ سال تھی۔ BT اور MOL (فارسی) کی ڈگریاں بھی حاصل کیں۔ پھر پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کیا اور لیکچرر بن گئے۔

آپ نے سرگودھا کی جماعت میں لمبا عرصہ گزارا۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ ذہن اور حافظہ بہت اعلیٰ تھا۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا سے ریٹائرڈ ہوکر دو سال تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پڑھایا اور پھر چودہ سال تک جامعہ احمدیہ میں اردو اور فارسی کے اعزازی استاد کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ درّثمین فارسی کی کئی نظمیں ازبر تھیں۔

......❀......❀......❀......

محترم چودھری ناصر محمد سیال صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸؍نومبر ۲۰۰۱ء میں محترم چودھری ناصر احمد سیال صاحب ابن حضرت چودھری فتح محمد صاحب سیالؓ کی وفات کی خبر کے ساتھ آپ کی سیرۃ و سوانح کا مختصر ذکر بھی شامل اشاعت ہے۔

آپ نے ۱۹؍نومبر ۲۰۰۱ء کو واشنگٹن میں وفات پائی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ آپ ۱۶؍جون ۱۹۲۴ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد FC کالج لاہور میں زیر تعلیم رہے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے کیمسٹری میں M.Sc کی۔ پھر مزید تعلیم کیلئے امریکہ تشریف لے گئے اور کیمیکل انجینئرنگ میں M.Sc کرکے واپس تشریف لائے۔ چونکہ آپ نے زندگی وقف کی ہوئی تھی اس لئے فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں خدمات کا آغاز کیا۔ جب یہ انسٹیٹیوٹ جاری نہ رہا تو آپ شوگر ملز کے تیکنیکی امور سے آگاہی کے لئے کینیا تشریف لے گئے۔ وہاں سے ٹریننگ لے کر واپس آئے تو پاکستان کی مختلف شوگر ملوں میں ۱۹۷۸ء تک ملازمت کرتے رہے اور پھر سوڈان میں دنیا کی سب سے بڑی شوگر ملز "کنانہ شوگر ملز" میں بطور پروڈکشن مینیجر ملازمت شروع کی جو ۱۹۸۵ء تک جاری رہی۔

۱۹۸۵ء میں آپ نے تحقیقی کام شروع کیا اور ایک ایسا ایندھن بنانے میں کامیاب ہوگئے جو Bio Mass کہلاتا ہے۔ یہ عام ایندھن سے سستا ہے اور فضائی آلودگی بھی نہیں پھیلاتا۔ اس ایندھن کو آپ نے "سیال فیول" کے نام سے ہر اہم ملک میں رجسٹرڈ کروایا اور اس کی مارکیٹنگ شروع کی۔

آپ کی شادی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کے ساتھ ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ آپ ایک شریف النفس، متقی، قانع اور خوش طبع انسان تھے۔ جماعت اور خلافت سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خط میں فرمایا: "مرحوم ان گنت خوبیوں کے مالک تھے، اپنی میٹھی طبیعت اور نیک مزاج کی وجہ سے ہردلعزیز تھے اور دعاگو شخصیت کے مالک تھے اور فرشتہ سیرت انسان تھے"۔

......❀......❀......❀......

محترم حاجی احمد خان ایاز صاحب

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل ۱۲؍جولائی ۲۰۰۲ء کے اسی کالم میں محترم حاجی احمد خان ایاز صاحب کے بارہ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۵؍نومبر ۲۰۰۱ء میں آپ کا ذکر خیر مکرم عبدالغفار ڈار صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے جس میں درج اضافی مضمون پیش ہے۔

۱۹۳۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے محترم ایاز صاحب کی سپاہیانہ قابلیت دیکھ کر آپ کو آل انڈیا نیشنل لیگ کور کا افسر اعلیٰ مقرر کیا۔ ۶؍دسمبر ۱۹۳۵ء کے خطبہ جمعہ میں حضورؓ نے آپ کی خدمت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: "اس احمدی لڑکے نے ثابت کردیا ہے کہ جماعت میں خداتعالیٰ کے فضل سے ایسے نوجوان موجود ہیں کہ جب کام کا وقت آئے، خواہ حالات کچھ ہوں، وہ کام کرکے دکھا سکتے ہیں۔...... ہمارے نوجوانوں میں وہ روح موجود ہے، اگر اسے ابھارا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں ایسے افراد موجود ہیں جو ہر قربانی کرکے کام پورا کریں گے"۔

۱۹۳۶ء میں آپ بیرون ملک بطور مبلغ بھجوائے گئے۔ اس دوران آپ نے پبلک ریلیشنگ کا بہت تجربہ حاصل کرلیا۔ ہنگری کے دارالحکومت بوڈاپسٹ سے شائع ہونے والے ایک اخبار روزنامہ "Pastimaplo" کی ۱۸؍اپریل ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں ایک خاتون قلمکار نے اپنے مضمون میں محترم ایاز صاحب کا تفصیلی تعارف کروانے کے بعد لکھا: "ان کو بوڈاپسٹ آئے صرف ایک سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اس دوران انہوں نے متعدد اخبارات کے نمائندوں کو بیان دئے اور ہماری زبان سیکھنے میں حیرت انگیز ترقی کی اور ایسی اعلیٰ کامیابیاں حاصل کی ہیں کہ اب تک ایک سو سے زائد ہنگیرین اسلام قبول کرچکے ہیں"۔

جب آپ راولپنڈی میں پریکٹس کررہے تھے تو دعوت الی اللہ کا بہت جوش رکھتے تھے۔ اس دوران صدر ایوب کے دور میں جب اسلامی کانفرنس کے نمائندگان راولپنڈی آئے تو آپ نے بہت سے نمائندگان سے وقت حاصل کیا تاکہ جماعتی وفد اُن نمائندوں سے ملاقات کرکے اُن کو پیغام حق پہنچا سکے۔

۱۹۸۵ء میں محترم ایاز صاحب جب جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تو حضرت خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر ہنگری اور پولینڈ بھی تشریف لے گئے۔ وہاں اپنے پرانے دوستوں سے ملاقات کی۔

......❀......❀......❀......

بے ہوشی کی دوا-Anaesthesia

انسان آغاز سے ہی درد کش اجزاء کی تلاش میں رہا ہے۔ بے ہوشی کی دوا کی دریافت سے پہلے جراح اور خاص طور پر دانتوں کا علاج کرنے والے ڈاکٹر مریض کی چیخوں کی آواز کو دبانے کے لئے بسااوقات میوزک اور ڈھول کا سہارا لیتے تھے۔ سولہویں صدی عیسوی میں اگرچہ یہ علم ہوگیا تھا کہ افیون کسی حد تک درد کم کرنے میں مدد کرسکتی ہے لیکن کوئی ایسی دوا میسر نہیں تھی جو درد کو مکمل طور پر ختم کرسکے یا عمل جراحت کے لئے کام آسکے۔ چنانچہ ہر جراح جب آپریشن شروع کرتا تو مریض کو چند مضبوط آدمی اپنے بازوؤں میں جکڑ کر رکھتے اور ہلنے نہ دیتے۔ اس تکلیف دہ عمل کی وجہ سے جراح کو اپنا کام بہت جلد مکمل کرنا پڑتا تھا۔ بعض جراح مریض کو نشہ آور چیز (الکحل وغیرہ) بھی پلا دیتے لیکن یہ بھی بہت تکلیف دہ طریق تھا۔

۱۹ویں صدی کے عظیم کیمیادان Sir Humphry Davy نے یہ معلوم کیا کہ اگر ہنسانے والی گیس (Laughing Gas) یعنی نائٹرس آکسائیڈ کو انسان مختصر مدت کے لئے سونگھے تو وہ بآسانی نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ اس تجویز نے تحقیقات کو نیا رُخ دے دیا۔ ڈاکٹر ہارس نے اس پر مزید تجربات کئے اور اس کا سرعام مظاہرہ کرتے ہوئے ایک لڑکے کو گیس سونگھا کر اُس کا دانت نکالنا چاہا۔ لیکن لڑکا بُری طرح چلا اٹھا۔ اگرچہ بعد میں لڑکے نے بتایا کہ اُسے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی تھی لیکن ڈاکٹروں نے یہ بات ماننے سے انکار کردیا اور ڈاکٹر ہارس کی تحقیق کو فضول قرار دیدیا۔ ڈاکٹر ہارس جو بہت حساس تھا، اُس نے اس واقعہ کے بعد پاگل پن میں مبتلا ہوکر خودکشی کرلی۔

ڈاکٹر ہارس کے ایک دوست مارٹن نے ۱۹۴۶ء میں ایک مرتبہ پھر سابقہ تجربہ کو دہرایا اور کامیابی سے ایک مریض کا دانت اُس کے جبڑے کا آپریشن کرتے ہوئے بغیر تکلیف کے نکال لیا۔ اس کے بعد اس تحقیق پر تیزی سے کام ہوا اور نئی نئی ادویات استعمال ہونے لگیں جن میں سے ایک کلوروفارم بھی ہے جسے ۱۸۴۷ء میں ڈاکٹر سمپسن نے دریافت کیا۔ اینستھیزیا - یونانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے: "ہوش و حواس سے بیگانہ ہونا"۔

یہ معلوماتی مضمون ماہنامہ "تشحیذالاذہان" دسمبر ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت ہے۔

......❀......❀......❀......

ماہنامہ "مصباح" نومبر ۲۰۰۱ء کی زینت مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک غزل سے انتخاب پیش ہے:

حرفوں میں یہ پل ہم نے سموئے بھی بہت تھے
پر آپ سے جب بچھڑے تو روئے بھی بہت تھے

حق آپ کا ہے، آپ چنیں کاہکشائیں
مٹی میں دیئے آپ نے بوئے بھی بہت تھے

ہر شیشے میں اب وہ ہی نظر آتا ہے عابد
ہم جس کے خیالات میں کھوئے بھی بہت تھے

MTA AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
09/08/2002 – 15/08/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 9TH August 2002
9 Zahoor 1381
29 Jumadi-al-awwal 1423

00.05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00	Yassarnal Quran No. 28 With Qaari Muhammad Ashiq Sb. Presentation MTA Pakistan
01.30	Majlis Irfaan: Rec.02.03.2001 With Urdu Speaking Friends
02.35	MTA Sports: 'All Pakistan Sports Rally' All Rabwah table tennis final –doubles tournament
03:10	Around The Globe: Documentary About 'The Collision course' Presentation MTA USA
04.10	Seerat-un-Nabi (SAW): Host: Saud A. Khan Sb.
05.00	Homoeopathy Class: No.88
06.05	Tilaawat, MTA International News
06.35	Liqaa Ma'al Arab: Session No.206 Rec.26.09.1996
07.40	Siraiki Service: A discussion in Siraiki on the topic of Seerat-un-Nabi (saw). Prog. No.9 Hosted by Jamal-ud-Din Shams.
08.25	Majlis Irfaan: ®
09.30	Taa'ruf: Interview with Sahibzada Mirza Muzaffar Ahmad Sb.
10.25	Indonesian Service: Various Items
11.25	Seerat-un-Nabi (saw): ®
12.00	Friday Sermon: Live
13:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00	Bangla Mulaaqaat: With Huzoor
15.05	Friday Sermon: Rec.09.08.02 ®
16.05	Yassarnal Quran: No 28 ®
16.30	French Service: Various Items in French
17.30	German Service: Various Items in German
18.35	Liqaa Ma'al Arab: No.206 ®
19.40	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40	Majlis-e-Irfaan: Rec. 02.03.2001
21.50	Friday Sermon: 09.08.2002®
22.50	Dars-e-Hadith.
23.00	Homeopathy Class No.88 ®

Saturday 10th August 2002
10 Zahoor 1381
01 Jumadi-al-Sani 1423

00.05	Tilawat, News, Dars-e-Hadith
01.00	Yassarnal Quran No.25
01.20	Q/A Session: With English Speaking Friends
02.35	Kehkashaan: Discussion on 'Istaqamat' Host: Meer Anjum Parvez Sb.
03.10	Urdu Class: Lesson No.440 – Rec.05.12.98
04.20	Le Francais C'est Facile:
04.55	German Mulaaqaat: With Huzoor
06.05	Tilawat, News,
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.207 Rec 02.10.96
07.35	French Service: Class des Enfants
08.25	Dars-ul-Qur'an: Session No.1 Rec.11.01.97
10.15	Indonesian Service.
11.15	Kehkashaan: ®
11.35	Safar Hum Ney Kiya: a visit to 'Wadi-e-Shandoor' in Pakistan
12.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News
12.50	Urdu Class: Lesson No.440 ®
14.00	Bengali Shomprochar: Various Items
15.00	Children's Class: With Hazoor Rec 10.08.02
16.05	French Service: ®
16.50	German Service: Various Items in German
17.55	Liqaa Ma'al Arab: No. 207 ®
19.00	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.00	Ilmi Khatabaat: ®
20.00	Yassaranl Qur'an: ®
20.20	Q/A Session: With English Speaking Guests
21.25	Children's Class: With Hazoor ®
22.25	German Mulaaqaat: ®
23.25	Safar Hum Ney Kiya: ®

Sunday 11th August 2002
11 Zahoor 1381
02 Jumadi-al-Sani 1423

00.05	Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
01.00	Children's Class: With Hazoor Rec.07.04.01 – Part 1
01.30	Q/A Session: In Urdu - Rec.30.06.95
02.35	Discussion Programme in Urdu: 'The Prophecy regarding Laiq Raam' Hosted by Daud Ahmad Sb.
03.20	Friday Sermon: Rec.09.09.02 ®
04.20	Urdu Asbaaq: Learning how to read and write Urdu with Chaudhary Hadi Ali. No 24.
05.00	Lajna Mulaaqaat: With Huzoor
06.05	Tilawat, MTA International News
06.40	Liqaa Ma'al Arab: With Huzoor
07.45	Spanish Service: F/S delivered by Huzoor With Spanish Translation Rec:16.10.98
08.50	Moshaa'irah: An evening with various poets
09.45	Tehrik-e-Ahamdiyyat: A quiz pro. No.24
10.15	Indonesian Service.
11.15	Discussion Programme: ®
11.45	Seerat-un-Nabi(saw):
12.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00	Majlis-e-Irfaan :
14.00	Bangla Shomprochar: Various Items
15.05	Lajna Mulaaqaat: ®
16.05	Friday Sermon: Rec 09.09.02 ®
17.05	German Service: Various Items
18.10	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.15	Arabic Service: Various Items
20.15	Children's Class: Rec.07.04.2001
20.45	Question and Answer: ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.50	Moshaa'irah: ®
22.35	Mulaaqaat: ®
23.35	Tehrik-e-Ahamdiyyat: ®

Monday 12th August 2002
11 Zahoor 1381
03 Jumadi-al-sani 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Malfoozat, News
01.00	Children's Corner: Kudak No.34 Presentation MTA Pakistan
01.15	Hikaayaate Shireen: Children's programme in Urdu language.
01.20	Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad & English speaking guests.
02.20	Ruhani Khazaine: Quiz Programme
03.00	Urdu Class: Lesson No.441 Rec.09.12.98
04.20	Learning Chinese: Learn Chinese with Muhammad Usman Chou.
05.00	French Mulaqaat. Rec. 28.08.2000
06.05	Tilawat, MTA International News.
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.192
07.30	Spotlight: A documentary about Rabwah
08.10	Documentary:
08.45	Q/A session. ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
09.50	Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz about the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.20	Indonesian service.
11.20	Safar Hum Nay Kiya: A visit to 'Wadi-e-Chitraal', Pakistan
12.05	Tilaawat, Darse Malfoozat, News
12.50	Urdu Class: No. 434 ®
14.05	Bangla Shomprochar
15.10	Friday Sermon: Rec.19.07.1996
16.10	French Service
17.10	German Service
18.10	Liqaa Ma'al Arab: Session 192 ®
19.10	Arabic Service.
20.10	Kudak: ®
20.30	Question and Answer Session: ®
21.30	Spotlight: ®
22.10	French Mulaaqaat: ®
23.10	Safar Hum Nay Kiya: ®
23.40	Documentary: ®

Tuesday 13th August 2002
13 Zahoor 1381
04 Jumadi-al-sani 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News
00.55	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau
01.25	Ilmi Khatabaat: Topic 'The interest of western prople in Islam' delivered at the occasion of the Jalsa Salana, Rabwah, Pakistan in 1956. By Ch. Muhammad Zafrullah Khan Sb.
02.40	Medical Matters: 'Children's Health' Host Dr. Muzaffar Sharma
03.15	Around the Globe: A documentary in English about 'The faces of Italy '. Courtesy of MTA USA
04.15	Lajna Magazine: Programme No.22
04.35	Documentary:
05.05	Bengali Mulaaqaat: Rec.16.07.02
06.05	Tilawat, MTA International News
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.212 Rec. 15.10.96
07.40	MTA Sports: All Pakistan Sports Ralley Organised by Majlis Ansarullah, Pakistan
08.10	Spotlight: Urdu Speech
08.45	Dars-ul-Qur'an: Rec.13.01.97 - Class No.3
10.20	Indonesian Service.
11.30	Medical Matters : ®
12.05	Tilaawat, Dars-e-Hadith , MTA News
12.50	Q/A Session: With English Speaking Friends,
14.00	Bangla Shomprochar.
15.05	German Mulaaqaat: Rec.10.06.02
16.05	French Service: Lesson No.19
17.00	German Service:
18.05	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.15	Arabic Service.
20.15	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau ®
20.10.1	20.50 Ilmi Khataabaat: Jalsa Salana Rabwah, Pakistan in 1956. ®
21.50	Around The Globe: ®
22.50	From The Archives: Friday Sermon

Wednesday 14th August 2002
14 Zahoor 1381
05 Jumadi-al-sani 1423

00.05	Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
01.00	Children's Corner: Guldastah No.45
01.40	Reply to Allegations: With Hazoor
02.30	Hamaari Kaa'enaat: Prog. No.20 Topic ' Telescopes and Rockets'
03.00	Urdu Class: Lesson No.442
04.30	Safar Hum Nay Kiya: A visit to Turkey
05.00	Children's Mulaaqaat: With Huzur
06.05	Tilawat, MTA International News
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.220
07.30	Swahili Service: F/S with Swahili Translation
08.45	Reply to Allegations ®
09.30	Seerat-un-Nabi (saw):
10.00	Indonesian Service.
11.15	Safar Hum Nay Kiya: ®
12.05	Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
12.45	Urdu Class: ®
14.10	Bangla Shomprochar
15.15	Children's Mulaaqaat: ®
16.15	French Mulaaqaat: With Huzur
17.15	German Service.
18.20	Liqaa Ma'al Arab: Session No.220 ®
19.20	Arabic Service: Various Items In Arabic
20.20	Guldastah: Programme No.45
20.55	Reply to Allegations: ®
21.40	Hamaari Kaa'enaat: Programme No.20 ®
22.05	Mulaaqaat: Question and Answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV and children.
23.20	Seerat-un-Nabi (saw): ®

Thursday 15th August 2002
15 Zahoor 1381
06 Jumadi-al-sani 1423

00.05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
01.00	Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus.
01.30	Q/A Session: Rec. 29.06.1997 with English Speaking guests in Bait-ul-Salam, Toronto
02.15	Fun Kadah: A documentary on handicrafts
02.45	Al Maa'idah: Cookery programme teaching you how to prepare a " Chinese Dish."
03.15	Canadian Horizon: Children's Class No.32 Presentation MTA Canada
04.25	Computers for Everyone: Topic: 'Microsoft Windows' , Host Ghulam Qadir Sb. MTA Pakistan.
04.55	Tarjumatul Quran Class: With Hazoor Class No.266 – Rec.08.09.98
06.00	Tilawat, MTA International News.
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.221 Rec.06.11.96
07.45	Sindhi Service: F/S 18.07.97 in Sindhi language.
08.50	Question & Answer Session: ®
09.45	Spotlight: ®
10.15	Indonesian Service.
11.15	MTA Travel: A visit to' Stonehenge'
11.25	Computers for Everyone ®
12.05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
12.50	Q/A Session : ®
14.00	Bangla Shomprochar: F/S Rec.8.11.96
14.55	Tarjamatul Qur'an Class no. 266 ®
16.00	French Service.
17.00	German Service.
18.05	Liqaa Ma'al Arab: Session No.221 ®
19.10	Arabic Service.
20.10	Children's Waqfeen-e-Nau Prog: ®
20.45	Question & Answer ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.30	Fun Kadah ®
22.00	MTA Lifestyle: Al Maai'dah ®
22.30	Tarjumatul Quran Class: No.266 ®
23.35	MTA Travel: ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 Friday, August 9, 2002 Issue No. 32

مانچسٹر میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد

(رپورٹ: عبد الحفیظ شاھد۔ مبلغ سلسلہ مانچسٹر)

جماعت احمدیہ مانچسٹر کے زیر اہتمام مورخہ ۵ر مئی ۲۰۰۲ء دارالامان میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا۔ موجودہ حالات کے تناظر میں آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات اور امن کے حوالہ سے موضوع "Mohammad(s.a.w.) Messenger of Peace" تجویز کیا گیا۔

اس جلسہ میں انسانِ کامل کے موضوع پر محترم ڈاکٹر جلیل میاں صاحب نے قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بیان کیا کہ کس طرح خداتعالیٰ نے آپ کی ذاتِ اقدس میں تمام اعلیٰ انسانی قدروں اور صلاحیتوں کو تکمیل تک پہنچایا۔ آپؐ نے اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کیا جو کہ انسان خدائی صفات کو اپنا کر اور اس کے رنگ میں رنگین ہو کر ہی حاصل کر سکتا ہے۔

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے "آنحضرت ﷺ بحیثیت امن کا شہزادہ" موضوع اختیار کرتے ہوئے اپنے خطاب میں نہایت مدلل انداز میں آپ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے واقعات کی صورت میں اس موضوع کو بیان کیا۔ آپ نے بتایا کہ نبوت سے قبل اور دعویٰ نبوت کے بعد بھی آپ نے ہمیشہ امن و آشتی کے لئے اپنی تمام کوششوں کو جاری رکھا۔ آپؐ کی گہری خداداد فراست نے تعمیر کعبہ کے وقت جبکہ ایک بڑا خطرہ درپیش تھا اور ہر قبیلہ اپنے حق اور عزت کی خاطر خون بہانے کے لئے تیار بیٹھا تھا اور تمام عرب قبائل اپنی حمیت اور غیرت کی وجہ سے یہ سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہ تھے کہ کس کو یہ سعادت حاصل ہو۔ آپؐ نے کمال حکمت اور دانائی سے اس معاملہ کو پرامن طور پر سلجھایا اور سب لوگ اس فیصلہ پر بہت خوش تھے۔

آپؐ نے غیر مسلموں اور دوسرے لوگوں کے حقوق دلوا کر ان کے لئے امن قائم کیا۔ اسی طرح امانتوں کے حق کو بھی خوب نبھایا۔ باوجود سخت مخالفت کے لوگ آپ کو پھر بھی امن کا علمبردار گردانتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ آپؐ کے پاس اپنی قیمتی اشیاء اور مال دولت کو بطور امانت رکھ کر مطمئن ہو جاتے تھے۔ ہجرت مدینہ کے وقت بھی کسی کو آپؐ پر انگلی اٹھانے کا موقعہ نہیں ملا۔ حضرت علیؓ کے پاس تمام امانتیں رکھوا کر انہیں ان کے حقداروں تک صحیح سلامت پہنچایا۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ یہ لوگ آپ کو امین کہنے پر مجبور تھے۔

عموماً کمزوری اور بے کسی کی حالت میں دنیا والے عفوو درگذر کرتے ہیں اور جب طاقت حاصل ہو جائے تو پھر انہیں اس بات کا خیال نہیں رہتا اور بجائے اس کے کہ وہ درگذر سے کام لیں الٹا اپنے ظلموں کا بدلہ لینے لگتے ہیں۔ مگر آفرین ہے اس امن کے پیامبر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر جنہوں نے مکی دور میں بھی امن کو قائم رکھا اور طاقت ملنے کے بعد بھی فتح مکہ کے موقعہ پر جبکہ ۱۰ ہزار صحابہؓ کا ایک عظیم لشکر آپ کے ہمراہ تھا اور آپؐ ہر ظالم سے گن گن کر بدلہ لے سکتے تھے۔ لیکن آپؐ کی صلح جو طبیعت نے ایسا کرنا گوارا نہیں کیا اور امن کو ترجیح دی۔ چنانچہ آپؐ نے تمام کفار مکہ کو لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہہ کر امن دے دیا۔ آپؐ کی زندگی میں جو جنگیں ہوئیں وہ بھی دفاعی نوعیت کی تھیں۔ آپ نے ہمیشہ جنگ میں پہل نہ کرنے کی تعلیم دی۔ محترم امام صاحب نے فرمایا کہ دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ جس نے امن قائم رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ سے زیادہ کوشش کی ہو۔

پروگرام کے آخر میں ایک گھنٹہ تک مجلس سوال وجواب ہوئی جس میں متفرق سوالات کئے گئے مثلاً: (۱) کیا قرآنی آیات کے نزول میں بعض دفعہ شیطانی وحی کا بھی دخل ہوا؟ (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں اسلام اور قرآن کیا تعلیم دیتا ہے؟ (۳) کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے روح اللہ ہونے کا قرآن میں ذکر ہے؟ (۴) کیا مذہب کے نام پر خون بہانا جائز ہے؟

محترم امام صاحب نے بہت دلچسپ انداز میں بائبل اور قرآن سے تمام سوالات کے جوابات دیئے۔ اس پروگرام میں کل ۳۳۴۔ احباب و خواتین شامل ہوئے اور مہمانوں میں یکصد انگریز اور بعض دوسری قوموں کے احباب وخواتین شامل ہوئے۔

لٹوکیلا (Lutukila) تنزانیہ میں نئی احمدیہ مسجد اور نئے گاؤں "ربوہ" کا افتتاح

(رپورٹ: اکرام اللہ شاکر جوئیہ مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

لٹوکیلا (Lutukila) تنزانیہ کے جنوبی علاقے کے سرحدی صوبہ رووما (Ruvuma) میں دارالسلام سونگیا روڈ پر واقع ہے۔ یہ ایک خوبصورت سرسبز پہاڑی علاقہ ہے۔ یہاں تین سال قبل معلمین کی تبلیغی کوششوں سے شیخ قاسم اور شیخ جعفر جنہوں نے تحقیق کے بعد شرح صدر سے احمدیت قبول کی جس کے نتیجہ میں نہ صرف اس گاؤں میں بلکہ اردگرد کے علاقہ میں بھی احمدیت کا نفوذ ہوا۔

گاؤں کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے مکرم امیر و مشنری انچارج تنزانیہ نے یہاں مسجد تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ نیز آپ نے احباب جماعت کی خواہش پر جماعتی رقبہ پر نئے گاؤں "ربوہ" کی تعمیر کی اجازت بھی دے دی۔ چنانچہ گاؤں میں کنواں اور مسجد اور احمدی گھرانے آباد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ جس کا سنگِ بنیاد امیر صاحب نے رکھا۔

مسجد اور گاؤں کا افتتاح

محترم امیر صاحب نے ۱۲ر مارچ ۲۰۰۲ء کا دن افتتاح کے لئے مقرر کیا۔ اور اپنی نمائندگی میں محترم بکری عبیدی کلوٹا صاحب ریجنل مشنری عروشہ کو بھیجا۔

۱۲ر مارچ ۲۰۰۲ء کو سونگیا (ریجنل ہیڈ کوارٹر) سے ایک وفد جس میں مکرم بکر عبیدی صاحب، خاکسار اکرام اللہ شاہد، معلم حسن مروپے اور معلم راشدی صاحب شامل تھے جب ربوہ (Lutukia) پہنچا تو اہل ربوہ نے اَهْلًا وَّسَهْلًا وَّمَرْحَبًا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور اسلام احمدیت زندہ باد کے نعروں سے اس وفد کا استقبال کیا۔ نئے احمدیوں کی زبان سے یہ کلمات ایک روح پرور سماں پیدا کر رہے تھے۔

مسجد کے وسیع صحن میں سایہ دار درختوں کے نیچے اس افتتاحی تقریب کے لئے انتظام کیا گیا جہاں آس پاس کے دیہات کے احمدی نومبایعین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

باقاعدہ رسمی افتتاح سے قبل ایک احمدی مخلص دوست مکرم علی منڈابا صاحب نے مسجد کے لئے ایک قالین تحفۃً پیش کیا۔ بعدازاں اس افتتاح کی خوشی میں شیرینی تقسیم کی گئی اور ایک جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد معلم حسن مروپے صاحب نے تقریر کی۔ شیخ جعفر نے اپنے استقبالیہ میں جماعت احمدیہ عالمگیر اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اور امیر و مشنری انچارج تنزانیہ اور مبلغین کا شکریہ ادا کیا کہ آج ہمارے گاؤں میں احمدیہ مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے احباب کو نئی مسجد اور گاؤں ربوہ کی آبادی کاری پر مبارکباد دی۔ اسی طرح قبول احمدیت کے بعد ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ نیز مسجد کو آباد رکھنے کی تلقین کی۔ آخر پر مکرم بکر عبیدی صاحب نے تربیتی موضوع پر تقریر کی اور احباب کو مبارکباد دی اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

یہ علاقہ سرسبز پہاڑیوں کے دامن میں واقع ہے۔ یہاں پر جو بھی لوگ آکر آباد ہو رہے ہیں وہ سب بفضلہٖ تعالیٰ احمدی ہیں۔ کچھ معاندین احمدیت نے ہمارے روحانی مرکز "ربوہ" پاکستان کا نام سرکاری طور پر تبدیل کروایا تو ہم نے سوچا کہ عیسائیت کے اس علاقہ میں اسلام کی جو شمع روشن ہوئی ہے اس کا نام ہم اپنے روحانی مرکز ربوہ پر رکھتے ہیں تاکہ ربوہ کی طرح یہ بھی پھلے پھولے اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد اور گاؤں کی تعمیر کو اس علاقہ میں اسلام و احمدیت کی فتح کا موجب بنائے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے مخلص اور عباد تگزار بندوں سے آباد رہے۔ آمین

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔